رجحان عید کافرون کا ہوتا ہی کافر ہوا اور محیط مین مرقوم ہی ون شد المسلم الزنار ودخل دار الحرب
للتجارة کفر لانه تلبس بلباس کفر من غیر ضرورة ملجئة ولا فائدة مترتبة یعنی اگر باندھا مسلمان نے
زنار کو اور داخل ہوا دار الحرب مین واسطے تجارت کے کافر ہوا اسلیے کہ اوس مسلمان نے پہنا ہی
کفر کا لباس بدون ضرورت کے کہ ناچار کرنے والی ہو اور بدون فائدہ مرتبہ کے اور فتاوی صغری مین
مسطور ہی ولو شبه نفسه بالیهود والنصاری علی طریق المزاح والهزل کفر یعنی اگر مشابہ کیا اپنے آپ
کو ساتھ یہود اور نصاری کے اوپر طریقہ مزاح اور ہزل کے کافر ہوا اور شرح عقائد نسفی مین مرقوم ہی
ولا نزاع فی ان من المعاصی ما جعله الشارع امارة للتکذیب علم کونه کذلک بالادلة الشرعیة کسجود الصنم
والقاء المصحف فی القاذورات والتلفظ بکلمات الکفر ونحو ذلک مما ثبت بالادلة انه کفر یعنی نہین نزاع اور خلاف
ہی اس مین کہ گناہون مین سے وہ گناہ ہین کہ گردانا ہی اونکو شارع نے نشان واسطے تکذیب کے اور جانا گیا ہی
ہونا اونکا ایسا ساتھ ادلہ شرعیہ کے مانند سجدہ کرنے کے بت کو اور ڈالنے کے قرآن مجید کو نجاستون
مین اور تلفظ کے ساتھ کلمات کفر کے اور مانند اسکے جسکا کفر ہونا دلیلون سے ثابت ہی اور شرح مواقف مین مرقوم
ہی المقصد الثالث فی الکفر وهو خلاف الایمان فهو عندنا عدم التصدیق فی بعض ما علم مجیئه ضرورة فان
قیل فشد الزنار ولبس الغیار بالاختیار لا یکون کفرا اذا کان مصدقا له فی الکل وهو باطل اجماعا قلنا جعلنا
الشیء الصادر عنه باختیاره علامة التکذیب فحکمنا علیه بذلک ای بکونه کافرا غیر مصدق یعنی مقصد تیسرا کفر
کے بیان مین ہی اور کفر ضد ایمان کا ہی پس کفر نزدیک ہمارے یعنی نزدیک اشاعرہ کے یقین نکرنا ہی بعض
اون چیزون کے جنکا معلوم ہی آنا دین مین ضرورۃ پھر اگر کہا جاوے پس زنار باندھنے والا اور غیار پہننے
والا ساتھ اختیار کے نہوگا کافر جبکہ ہو تصدیق کرنیوالا اوسکو جسکا معلوم ہی آنا دین مین ضرورۃ کل باتون
مین اور نہ کافر ہونا زنار باندھنے والے کا اور غیار پہننے والے کا ساتھ اختیار کے باطل ہی بالاجماع کہینگے
ہم اسکے جواب مین گردانا ہی ہمنے شی صادر کو اوس سے ساتھ اوسکے اختیار کے علامت تکذیب کی یعنی
نشانی عدم تصدیق کی پس حکم کیا ہمنے اوسپر ساتھ اسکے یعنی ساتھ کافر غیر مصدق ہونے اوسکے کے اور
شرح مقاصد مین مسطور ہی السادس لو کان الایمان نفس التصدیق لزم ان لا یکون بغض النبی والقاء
المصحف فی القاذورات وسجدة الصنم ونحو ذلک کفرا ما دام التصدیق القلب بجمیع ما جاء به النبی صلی الله
علیه وسلم باقیا واللازم منتف قطعا واجیب بان فی المعاصی ما جعله الشارع امارة عدم التصدیق

تخصیصاً علیہ اور علے دلیلہ والامور المذکورۃ من ہذا القبیل) چھٹے اگر ہوتا ایمان
نفس تصدیق کا لازم ہوتا یہ کہ نہو بغض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اور ڈال
دینا قرآن مجید کو نجاستوں مین اور سجدہ کرنا بت کو اور مانند اسکے کفر جبتک کہ باقی ہو سچ جاننا
دل سے سب دین کی باتون کو جنکو لائے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور لازم یعنی کفر نہونا ان افعال
کا بالیقین منتفی ہی اسلیے کہ بالاجماع یہ افعال کفر ہین اور جواب دیا گیا ہی ساتھ اسطرحکے کہ یہ
گناہون کے وہ گناہ ہین جنکو گردانا ہی شارع نے نشان عدم تصدیق کا ساتھ تصریح کے اوپر
اونکی دلیل پر اور امور مذکورہ اسی قبیل سے ہین اور یہی شرح مقاصد مین مذکور ہی (والمصر علی عدم الاقرار
مع المطالبۃ بہ کافر وفاقاً لکون ذلک من امارات عدم التصدیق ولہذا اطبقوا علی کفر ابی طالب) یعنی اصرار
کرنے والا عدم اقرار پر باوجود مطالبہ اقرار کے کافر ہی اتفاقاً بسبب ہونے اس اصرار کے نشانیون عدم
تصدیق مین سے اور اسی لیے اتفاق کیا ہی اہل سنت نے کافر ہونے ابی طالب پر

مقصد ہمارا ان اقوال کے ذکر کرنے سے اسیقدر ہی کہ قطعیات سے ثابت ہونا اسکا کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہی اوسکا کوئی فعل مع یقین مذکور کے اوسکو کافر نہین کرسکتا بالکل
غلط ہی اگر قطعیات سے یہ ثابت ہوتا تو یہ علما جنکے اقوال ابھی مذکور ہوے کسی فعل پر اوسکے
جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہی حکم کفر کا نکر سکتے حالانکہ علماے مذکورین نے اون افعال
کو جو امارت تکذیب ہین باوجود یقین مذکور کے کفر قرار دیا ہی لطف یہ ہی کہ یہ علما ایمان مجرد تصدیق کو
کہتے ہین اور جو علما ایمان کو عبارت مجرد تصدیق سے نہین سمجھتے اونکے نزدیک نہونے یقین مذکور مین کفر
منحصر بدرجۂ اولی نہین ہو سکتا ایمان کا مجرد تصدیق ہونا ہی ہنوز قطعیات سے ثابت نہین بہت محققین
اہل سنت اور اکثر فرق اسلامیہ غیر اہل سنت مین سے اسکے منکر ہین ہان اہل سنت ہر فعل معصیت سے
کفر لازم نہین کرتے ہین اگرچہ معتزلہ ہر کبیرہ سے اور خوارج ہر کبیرہ اور صغیرہ سے کفر لازم کرتے ہین اور یہ دونون
فرق اسکو اپنے نزدیک قطعیات سے ثابت کہتے ہین (من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون)
مین بیان ہی اوسکے کافر ہونے کا جو حکم نہین کرتا بموجب حکم خدا تعالےکے اور آیہ کریمہ (ومن کفر فان
اللہ غنی عن العالمین) مین حج کے ترک کرنے والے کو کافر کہا گیا ہی اور آیہ کریمہ (ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ
جہنم خالدا فیہا) مین مسلمان کے قاتل کے لیے خلود جہنم کا جزا جو کافر کے لیے مقرر ہی ثابت کیا

ف ذکر اون آیات کا جن سے معتزلہ اور خوارج گنہگار کے کافر ہونے ...

اور آیہ کریمہ (ومن یعص اللہ ورسولہ فان لہ نار جہنم خالدین فیہا ابدا) مین گنہگار کے لیے خلود نار جہنم
ارشاد ہوا ہی اوسی طرح آیت کریمہ (ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیہا) مین
اور آیت کریمہ (بلی من کسب سیئۃ واحاطت بہ خطیئتہ فاولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون) مین اور
آیت کریمہ (وان الفجار لفی جحیم یصلونہا یوم الدین وما ہم عنہا بغائبین) مین اور آیت کریمہ (واما
الذین فسقوا فماوٰہم النار کلما ارادوا ان یخرجوا منہا اعیدوا فیہا) مین اور یہ دونون فریق کسی
تاویل کو جو علماے اہل سنت نے ان آیات مین بیان کین قبول نہین کرتے ہین لیکن تمام فرقے اہل
بدعت کے اپنے دعاوی باطلہ پر قرآن اور حدیث سے دلائل لاتے ہین سید احمد خانصاحب کے
مانند احادیث صحیحہ کو اوہام فاسدہ سے مردود نہین کہتے ہین۔

پھر سید احمد خانصاحب نے لکھا (حقیقت یہ ہی کہ اس حدیث کا جسکو مین آیندہ سے قول کہونگا کیونکہ میرے
نزدیک اسکا حدیث ہونا ثابت نہین ہی کوئی صحیح مورد بجز ایک کے وہ بھی قیاسًا قرار نہین پاسکتا اور وہ
مورد موت ازدہام ہی یعنے جس حالت مین موت ازدہام واقع ہو اور مختلف قومون کے مردے گڈ مڈ
ہوجاوین تو حکم من تشبہ بقوم فہو منہم کا جاری ہوگا یعنی لاشون مین جو لاش جس قوم کے مشابہ
ہوگی وہ اوسی قوم کی شمار ہوگی اور اوسکی تجہیز وتکفین اوسی طرح کیجاویگی در مختار مین لکھا ہی کہ مسلمانون
کی لاش پہچاننے کی چار علامتین ہین خضاب اور سیاہ لباس اور حلق عانہ اور ختنہ مین سمجھتا ہون
کہ موت ازدہام کے جسقدر احکام ہمارے یہان کے کتب فقہ مین مندرج ہین وہ اسی قول کی بنا پر ہین
پس میری دانست مین یہی مورد اس قول کا اور یہی مراد اس قول کی ہی وہذا اعتقادی وعلی ہذا اعلی
والسلام) اسمین مجکو چھہ وجہ سے کلام ہی اول جب روایۃً اور درایۃً اس حدیث کے نہ ثابت ہونے
کی دلیلین جو بزعم سید احمد خانصاحب تھین قائم نہین جیسا کہ اوپر مین بیان کرچکا ہون پھر
اسکا حدیث نہونا سید احمد خانصاحب کے نزدیک اور آیندہ سے اوسکو قول کہنا نہ حدیث کہنا بجز
اتباع ہوا اور گمراہی کے اور کچھہ نہین ہی۔

دوم قطع نظر اس سے کہ مورد کسی حدیث کا قیاسًا قرار پاسکنا جائز ہو یا جائز نہو کوئی وجہ حصر
مورد صحیح کی اس مورد مخترع یعنی موت ازدحام مین قیاسًا بھی مین خیال نہین کرسکتا ہون۔

سوم ایک مورد خاص اس حدیث کا کہ وہ تشبہ ہی زی عجم یعنی لباس اور ہیئت عجم مین اس حدیث

کے الفاظ ہی سے جو بعض طرق روایت اس حدیث مین پائی جاتی ہین مین اوپر بیان کر چکا ہون نسبتاً وجود
معلوم ہونے مورد مذکور کے خود حدیث ہی سے کوئی اور مورد موت ازدحام ہو یا غیر اوسکا قیاس کیونکر قرار پاسکتا ہی

چہارم اگر ہم فرض کرین کہ مورد اسکا موت ازدحام ہی سہی لیکن جب کہ مفہوم الفاظ حدیث عام ہی
تو خصوص اس مورد کا عموم مفہوم لفظ کو مخصوص نہین کر سکتا تہذیب الاخلاق مین سید احمد خانصاحب
خود اسکو تسلیم کر چکے ہین ؎

پنجم اس حدیث کے لیے یہ مورد تجویز کیا ہوا سید احمد خانصاحب کا بدون کسی دلیل کے ہی اور تخصیص
کسی عام نص کی بدون دلیل کے درست نہین ہو سکتی ہی بہر حال یہ حدیث اس مورد تجویزی کی وجہ
سے مخصوص بموت ازدحام نہین ہو سکتی ؎

ششم یہ جو ارشاد ہوا کہ درمختار مین لکھا ہی کہ مسلمانون کی لاش پہچاننے کی چار علامتین ہین
خضاب اور سیاہ لباس اور حلق عانہ اور ختنہ سو درمختار مین اسکو مین نہین پاتا ہون ہان
بدائع اور نہر الفائق وغیرہما مین یہ مرقوم ہی لیکن سیاہ لباس کے مسلمانون کی علامت ہونے مین حموی
اور طحطاوی اور شامی نے بحث کی ہی کہ سیاہ لباس پہننا مسلمانون کی علامت نہین ہو سکتا ہی اس لیے
کہ یہ لباس خاص مسلمانون کا نہین ہی عبارت حموی کی یہ ہی فی کون لبس السواد من العلامات نظر اذ لبسہ لا یختص
المسلمین حتے یکون علامۃ یعنی پہننے سیاہ لباس کے علامت ہونے مین نظر ہی اسلیے کہ سیاہ لباس پہننا خاص
نہین ہی ساتھ مسلمانون کے یہان تک کہ ہو سیاہ لباس پہننا علامت مسلمانون کی اور طحطاوی نے کہا
قلت بل الغالب الآن لبسہ لغیر المسلمین یعنے مین کہتا ہون بلکہ غالب اس وقت مین پہننا سیاہ لباس کا
کافرون مین ہی اور شامی نے کہا قلت فی زماننا لبس السواد لم یبق علامۃ المسلمین یعنے مین کہتا
ہون کہ ہمارے زمانے مین سیاہ لباس پہننا نہین رہا ہی علامت مسلمانون کی ؎

اب ہم چند حدیثین اسبات کی تائید مین کہ مشابہت کرنا ساتھ کافرون کے عموماً ان کامون مین جنکا
ترک ممکن ہی اور بالخصوص اونکے شعار سے اجازت نہین ممنوع ہی ذکر کرتے ہین اور اس حالت مین اگرچہ
ہم فرض کرین کہ حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم ثابت نہ سہی اور مشابہت ساتھ کافرون کے کفر نہ سہی
لیکن احادیث ذیل کی رو سے ممنوع سمجھنا مشابہت کا ساتھ کافرون کے اونکے لباس اور پوشاک اور رسم
اور اخلاق مین ضرور ہو گا—

جامع ترمذی مین ابی ہریرہؓ سے اور سنن نسائی مین ابن عمرؓ اور زبیرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے غیروا الشیب ولا تشبہوا بالیہود یعنی متغیر کرو بڑھاپے کو یعنی خضاب سے اور نہ مشابہت کرو ساتھ یہود کے اور جامع ترمذی مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیس منا من تشبہ بغیرنا لا تشبہوا بالیہود ولا بالنصاری فان تسلیم الیہود الاشارۃ بالاصابع وتسلیم النصاری الاشارۃ بالاکف یعنی نہین ہی ہم مین سے جسنے مشابہت کی ساتھ غیر ہمارے کے نہ مشابہت کرو ساتھ یہود کے اور نہ ساتھ نصاریٰ کے بیشک تحقیق سلام کرنا یہود کا اشارہ ہی ساتھ اونگلیون کے اور سلام کرنا نصاریٰ کا اشارہ ہی ساتھ ہتھیلیونکے اور مسند امام احمد مین ابی امامہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تسرولوا واتزروا وخالفوا اہل الکتاب یعنی پاجامہ پہنو اور تہمد باندھو اور مخالفت کرو اہل کتاب کی اور صحیحین مین ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالفوا المشرکین وافروا اللحی واحفوا الشوارب یعنی مخالفت کرو مشرکون کی اور بڑھاؤ داڑھیون کو اور پست کرو لبون کو اور بھی صحیحین مین ابی ہریرہؓ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان الیہود والنصاری لا یصبغون فخالفوہم یعنی یہود اور نصاریٰ نہین رنگتے ہین بالونکو پس مخالفت کرو انکی اور صحیح مسلم مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ دیکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اوپر دو کپڑے کسمبے پس فرمایا ہذہ من ثیاب الکفار فلا تلبسہا یعنی یہ کفارونکے کپڑے ہین پس نہ پہنو انکو اور سنن ابی داؤد مین رکانہ سے روایت ہی کہ کہا رکانہ نے سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس یعنی فرق درمیان ہمارے اور درمیان مشرکون کے پگڑیان ہین ٹوپیون پر —

اب ہم عبارت تفسیر فتح العزیز کی جسکے مصنف کے فتوے سے باآنکہ ہنوز صحت نقل اوس فتوی کی مفتی سے نہین ہی سود کا جواز سید احمد خانصاحب سمجھتے ہین اس مراد سے ذکر کرتے ہین کہ اونکے امام مقلد کے کلام سے بھی ہولی اور دوالی اور بسنت اور دسہرے مین اونکے ہندو دوستون سے ملکر خوشی حاصل کرنے کا یا کافرون کی پوشاک پہننے کا حرام ہونا ثابت ہی —

عبارت تفسیر فتح العزیز کی یہ ہی اری مشابہت کفار وقتی موجب حرمت فعل میشود کہ مرضی بودن آن فعل بدلیل یقینی ثابت نشدہ باشد مانند تعظیم نیروز ومہرجان وتعیید باعیاد ہنود مثل ہولی ودوالی

وسنت در سہو یا لبس لباس ایشان و رفتن بعادت ایشان و تشبہ کشیدن و ریش و بروت را در وقت مصیبت صاف تراشیدن و زنار در گلو انداختن و در وقت خوردن قصداً اسر و گردن را برہنہ کردن)

[illegible] تجویز … جوتہ انگریزی

(سید احمد خانصاحب نے پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱ صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین جو لکھا) وہ یہ ہے تجویز ہماری یہ تھی کہ ہر طالب علم کو مدرسہ مین موزہ یعنی جراب اور انگریزی جوتہ پہنکر آنا ہوگا (مسلمانونکا اسپر یہ اعتراض ہے کہ اس مدرسہ مین جسکا واسطے تعلیم خاص مسلمانون کی بنانا مقصود ہے انگریزی جوتہ پہنکر آنا شرط کرنا اول ہی مسلمان طالب علمونکو اسلامی لباس سے متنفر کرنا اور انگریزی لباس کی رغبت دلانا ہے حال آنکہ احادیث صدر کی روسے مسلمان مامور ہین ساتھ مخالفت کفار کے اونکے لباس اور پوشاک اور وضع اور اخلاق مین اور منع کیے گئے ہین اونکی مشابہت کرنیسے شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم نے صراط مستقیم مین امام احمدؒ سے نقل کیا ہے قال اکرہ النعل الصفر ا ملانہ من زی العجم یعنی کہا امام احمد نے مکروہ رکھتا ہون مین زرد جوتہ پہننے کو اسلیے کہ زرد جوتہ لباس عجم مین سے ہے پس جس مدرسہ مین فعل نامشروع کی اول تربیت ہو اور طالبعلمون پر ارتکاب امر ناجائز شرط کیا گیا ہو مسلمان اوس مین مدد دینا کیونکر جائز سمجھ سکتے ہین ۔

اور سید احمد خانصاحب نے بھی پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱ صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین جو لکھا ہے اوسمین یہ رائے دی ہے کہ طالبعلمونکو اختیار ہوگا کہ جیسا لباس چاہین پہنین الا مدرسہ مین کالے الپکے کا چغہ اور لال ترکی ٹوپی جسکا رواج روم و عرب و شام مین ہے اور اب وہ ٹوپی خاص ترکون یعنی مسلمانون کی سمجھی جاتی ہے پہننی ہوگی) مسلمانون کا اسپر یہ اعتراض ہے کہ قطع نظر اسکے کہ ایسا لباس غربا کو میسر ہونا نہایت دشوار ہے اور اسصورت مین بنا اس مدرسہ کے امرا کے لیے ہوگی نہ واسطے غربا کے اور قطع نظر اسکے کہ لال ٹوپی اور کالے الپکے کا چغہ اسوقت مین لباس کافرون ہی کا ہے نہ مسلمانون کا صرف لال ٹوپی اگرچہ بعضے ترک پہنتے ہون لیکن اس سے وہ ٹوپی خاص ترکون کی نہین سمجھی جاسکتی ہے حنفی مذہب کے مسلمان جو ہندوستان مین اکثر وہی نظر آتے ہین سرخ کپڑا پہننا ناجائز سمجھتے ہین اور حدیثون سے اسکو ثابت کرتے ہین اونھین حدیثون مین سے ایک وہ حدیث ہے جو جامع ترمذی اور سنن ابی داود مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کی گئی ہے کہ مر رجل وعلیہ ثوبان احمران فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ یعنی گذرا ایک مرد اوس حال مین کہ اوسپر دو کپڑے سرخ تھے پس سلام کیا

اوسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر سونٹا کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کو اوسپر یعنی
جواب اوسکے سلام کا ندیا پس جو مدرسہ کہ معصیت مین ڈالے مسلمانون کا ذریعہ ہونیوالا ہو اوس
مدرسہ مین مسلمان مدد دینا کیونکر جائز سمجھ سکتے ہین —

اور سید احمد خانصاحب نے بھی پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱ صفر ۱۲۹۰ سنہ ہجری مین جو لکھا (تمہری
تجویز ہماری یہ تھی کہ سب طالبعلم ایک جگہ کھانا کھاوین اور طرز کھلانے کا یا تو مثل ترکون کے ہو جو میز
کھاتے ہین یا مثل عربونکے ہو جو زمین پر بیٹھکر اور چوکی پر کھانا رکھکر کھاتے ہین)

مسلمانونکو اسپر بھی اعتراض ہے کہ میز ہو یا چوکی پر کہ وہ بھی ایک چھوٹی میز ہوگی رکھکر کھانا کھانے مین مشابہت ہے ساتھ نصاری
کے کہ ہمارے ملک مین میز پر کھانا رکھکر کھانا شعار اونھین کا ہے اور دین اسلام مین مسلمان منع کیے گئے ہین مشابہت کرنے سے
ساتھ نصاری کے اور حکم کیے گئے ہین ساتھ اونکے مخالفت کرنیکے پس جس مدرسہ مین جو فعل کرنا جس سے منع اور اوسکے
مخالف کام کرنیکا حکم دین اسلام مین ہو طالبعلمونپر شرط کیا گیا ہو مسلمان مدد دینا کیونکر جائز خیال کر سکتے ہین
اور چوکی پر کھانا رکھکر کھانا عربون کا طرز نہین اسکو عربون کا طرز کہنا جھوٹ ہے —

اور میز پر کھانا رکھکر کھانا بھی عام ترکون کا طریقہ نہین بالفرض اگر ترک لوگ مشابہت کفار سے مبالات
نکرین اور کفار کا طریقہ اختیار کرلین تو مسلمان اونکے فعل کو حجت نہین سمجھ سکتے ہین ترک لوگ بہت
محرمات اور افعال نامشروعہ کے مرتکب ہوتے ہین اونکے ارتکاب سے وہ افعال جائز نہین ہو سکتے ہین بہرحال
جب ایک فعل ایک ملک مین شعار قوم کفار ہو تو اوس ملک کے مسلمانون کو اوس فعل کو اختیار
کرنا جائز نہین ہو سکتا ہے —

اور جو کہ اکثر ممبران کمیٹی سید احمد خانصاحب کے پیرو اور ہم مذہب ہین سید احمد خانصاحب کی راے
بسروچشم اونکو قبول ہے مخالفت کا اونکی طرف خیال نہین ہو سکتا اور مدار آمد و در آمد اکثر کی راے ہے چنانچہ
خود سید احمد خانصاحب پرچہ مذکورہ کے صفحہ ۱۲ مین لکھ چکے ہین جاری وہی چیز ہوگی جو کثرت رائے ممبران
سے منظور ہوگی —

اور سید احمد خانصاحب نے بھی پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱۰ صفر ۱۲۹۰ سنہ ہجری مین جو لکھا (تمام
ہندوستان کے مسلمان جانتے ہین کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے پرامیسری نوٹ کا منافع لینے
کے جواز پر فتویٰ دیا ہے جو ہندوستان ہی کے مسلمانون سے جو پوچھا گیا تو وہ کہتے ہین کہ ہم نہین جانتے

کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے پرامیسری کا نوٹ کا منافع لینے کے جواز پر فتوی دیا ہی اور سیکڑون مسلمانون کے
پاس پرامیسری نوٹ کا موجود ہونا اس بنیاد پر کہ فتوی شاہ عبد العزیز صاحب کا اسکے جواز پر ہی کوئی
نہین خیال کر سکتا ہی اسلیے کہ جنکے پاس یہ نوٹ موجود ہین اور وہ منافع اسکے لیتے ہین او نکا شغل تجارت اور
سمجھتے ہین او نکی نظر کسی کلام مین کسی فتوی پر نہین ہی اور نہ او نکو اس سے کچھ کام ہی بہت فعل انکے مخالف شرع
محمدی ہین شاہجہان پور اور شمس آباد اور امروہہ اور مراد آباد مین بہت مسلمان اپنے
بھائی مسلمانون سے بیدھڑک سود لیتے ہین انکے اس فعل کی بنیاد کس فتوے پر ہی —

(ہرگز مین خیال نہین کر سکتا ہون کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے ایسا فتوی دیا ہو باوصف اسکے کہ ابو حنیفہ
کے نزدیک مسلمانون کو حربیون سے دار الحرب مین سود لینا جائز ہی متعصب سے متعصب حنفی بھی ابو حنیفہ کی
اس رای پر فتوی نہین دیتا اور یہی کہتا ہی کہ ابو حنیفہ کی دلیل اس رای پر قوی نہین ہی حدیث لا ربوا بین
المسلم والحربی فی دار الحرب جو ہدایہ مین مذکور ہی ثابت نہین ہی حدیث کی کتابون مین کہین نشان اسکا
نہین ملتا اور بیہقی نے جو معرفہ مین بروایت شافعی نقل کیا ہی کہ لا ربوا بین اہل الحرب واہل الاسلام خود بیہقی
نے اسکی نسبت ذکر کیا ہی کہ قال الشافعی ہذا لیس بثابت ولا حجۃ فیہ اور معہذا اگر یہ حدیث ثابت اور صحت
بھی ہوتی تو خبر احاد ہوتی اور حنفیہ کے نزدیک تخصیص نص قطعی کی جو بیان آیت حرمت ربا ہی ساتھ خبر
احاد کے درست نہین ہی —

اور دلیل عقلی جس اصل کی بنیاد پر کہ قائم ہی وہ اصل ہی ہنوز قطعی نہین ہی اسلیے کہ کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین
ہی کہ کافرون کا مال بالخصوص دار الحرب مین نہ دار الاسلام مین عموماً غیر معصوم اور غیر متقوم ہی پس ایسی
دلیل سے تخصیص نص قطعی جو بیان آیت حرمت ربوا ہی کیونکر ہو سکتی ہی اصول حنفیہ پر اسی وجہ سے کہ ابو حنیفہ
کی دلیل قوی نہین ہی ابو یوسف اور ایمہ ثلثہ یعنی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اس مسئلہ مین مخالف
ابی حنیفہ مین چہ جائیکہ ملک ہندوستان ابو حنیفہ کی رای پر ہنوز دار الحرب ہی نہین ہی تاکہ انکی رای قطع نظر
اسکے کہ دلیل قوی سے ثابت ہو یا نہو اس ملک مین جاری ہو سکتی ہو —

جناب شاہ صاحب نے اگر کسی لامذہب کا اعتراض جو ابو حنیفہ پر در باب تجویز ربا دار الحرب مین کرتا ہو رفع
کیا ہو تو وہ فتوی جواز پرامیسری نوٹ کے منافع لینے کا ہندوستان مین نہین ہو سکتا ہی —
سید احمد خان صاحب اگرچہ وعدہ کرتے ہین کہ ہر چندہ دینے والے نے اپنے زر چندہ سے جائداد خرید کرنا

شرط کیا ہو اوسکے روپے سے سود نہ لیا جائیگا لیکن جو کہ اونکی راے سود لینے کی ہو اگرچہ باستثناے اس سبب
کے ہو اور اونکا عقیدہ اور عمل مسلمانی طرز پر نہین لہذا مسلمان نہ اونکے قول پر یقین کر سکتے ہین اور نہ جمع
کر دینے روپیہ مین جسکے سبب سے مدرسہ چل سکے اور دروازہ سود لینے کا کشادہ ہو سکے گو خرید جائداد کی شرط
کرنے والے کے روپیہ سے سود نہ لیا جاوے مدد دے سکتے ہین کہ یہ مدد دینا اوس کام مین ہے جسکے سبب سے سود
لینے کی معصیت کا دروازہ کھلتا ہے کیونکہ درصورت مدد دینے کے اور مدرسہ قائم ہو جانیکے کہا جا سکیگا
نہ ہر قسم کا زر چندہ جمع ہوتا نہ یہ مدرسہ جاری ہوتا نہ سود لینے کی راہ نکلتی علاوہ اسکے خرید جائداد شرط کرنے
والے کے روپیہ کا حاصل بشمول سودی روپیہ کے جو حرام ہے با امید ثواب صرف ہوگا اور اوس کام مین جسکا
قوام صرف مال حرام اور مال حلال دونون سے ہو امید ثواب رکھنا بدون اسکے نہین ہو سکتا کہ صرف
مال حرام سے امید ثواب رکھی جاوے اور صرف مال حرام سے امید ثواب رکھنا سخت معصیت ہے پس مسلمان
اپنے روپیہ کو ایسے خطر کی جگہہ مین کیونکر خرچ کر سکتے ہین اگر اونکو مسلمانون کی تعلیم مین روپیہ خرچ
کرنا منظور ہوگا تو کیا ایسا اونکو کوئی مدرسہ نہین مل سکتا ہے کہ اوسمین کچھہ اس قسم کا اندیشہ نہو تاکہ
چندہ مین شامل ہو جاوین اور بے دہشت ثواب حاصل کرین —

اور سید احمد خانصاحب نے بھی پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱۰ صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین جو لکھا
ہے (مین تصویرین طیار کر کے وہان لیجاؤنگا حامیان مدرسہ کے نہایت عمدہ و خوب صورت اور
مخالفان مدرسہ کی نہایت ہیبت ناک اور بدصورت) مسلمان تسلیم کرتے ہین کہ سید احمد خانصاحب
کو یہان اس سے کچھہ بحث نہین کہ تصویر کھینچنا اور کھچوانا اور تصویرون کو گھر مین رکھنا شرعاً جائز ہے یا نہین
اونکو تصویر سے شوق ہے وہ تصویرین کھچوا کر اپنے گھر مین رکھتے ہین تاکہ فرشتے اونکے گھر مین نہ آسکین گو یہ
شوق بلحاظ ہو لیکن یہ شوق اونکا اونکے مدرسہ کو لے بیٹھتا ہے اسلیے کہ جب یہ مدرسہ باعث اس تصویر کشی کا جو معصیت
ہے ہوگا تو مسلمان مدد دینا اس مدرسہ مین کیونکر جائز خیال کر سکین گے صحیحین مین روایت ہے
کہ کہا عبد اللہ بن مسعودؓ نے سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اشد الناس
عذابا عند اللہ المصورون یعنی سخت تر آدمیون کی از روے عذاب کے نزدیک اللہ تعالے کے تصویر بنانے والے
ہین اور بھی صحیحین مین روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے کل مصور فی النار یجعل لہ بکل صورۃ صورہا نفسا فیعذبہ فی جہنم یعنی ہر تصویر بنانیوالا

ف ذکر تصویر بنانیکا

آتش دوزخ مین ہی پیدا کریگا اللہ تعالے اوسکے لیے بعوض ہر صورت کے کہ بنائی تہی اوسنے
ایک شخص کو پس عذاب کرتا رہیگا وہ شخص اوس تصویر بنانے والے پر جہنم مین —
اور صحیح بخاری مین روایت ہی کہ ابن عباس کہتے تہے کہا مین نے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تہے من صور صورة عذب وکلف ان ینفخ فیہا ولیس بنافخ یعنے جسنے کھینچی کوئی صورت عذاب
کیا جاویگا اور تکلیف دیا جائیگا اسکی کہ روح پہونکے اوس صورت مین اور نہ روح پہونک سکنے والا ہوگا —
اور صحیحین مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ انہا اشترت نمرقة فیہا تصاویر فلما رآہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجہہ الکراہیة قالت فقلت یا رسول اللہ اتوب الی
اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بال ہذہ النمرقة قالت قلت اشتریتہا لک
لتقعد علیہا وتوسدہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ہذہ الصور یعذبون یوم القیامة ویقال
لہم احیوا ما خلقتم ثم قال ان البیت الذی فیہ الصورة لا تدخلہ الملائکة یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
خریدا ایک تکیہ جسمین تصویرین تہین سو جب دیکہا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہڑے رہے دروازہ
پر پس نہ آئے گہر مین سو کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پہچانا مینے چہرہ مبارک مین ناخوشی کو اس تکیہ کی وجہ سے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا
نے پس کہا مینے اے رسول خدا کے توبہ کرتی ہون مین طرف اللہ کے اور اوسکے رسول کے کیا گناہ کیا
مینے تو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہی اس تکیہ کا کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مینے خریدا ہی اسکو
آپکے لیے تاکہ بیٹہین آپ اسپر اور تکیہ لگائین اسکا پہر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
اصحاب ان صورتون کے عذاب کیے جائینگے دن قیامت کے اور کہا جائیگا اونسے زندہ کرو اوسکو
جو بنایا ہی تمنے اور فرمایا تحقیق وہ گہر جس مین تصویر ہی نہین داخل ہوتے ہین اوسمین فرشتے —
ان احادیث کی رو سے تصویر بنانا اور اوسکا گہر مین رکہنا ممنوع ہی اور فرق نہین ہی تصویر ذی ظل
اور غیر ذی ظل مین اسلیے کہ اوس تکیہ مین جسکی وجہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ پر غصہ
ہوے تصویرین غیر ذی ظل تہین نہ ذی ظل پس قول اوسکا جو تصویر غیر ذی ظل رکہنے کو لا بأس کہتا ہی
باطل ہی جیساکہ نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہی اور حکم تصویر کہنچوانے والے کا حکم تصویر کہینچنے
والے کا ہی اسلیے کہ رضا اور امر ساتہ معصیت کے بہی معصیت ہی باقی اگر کسی مسلمان نے جسپر متقی ہونیکا
سید احمد خانصاحب تعریض کرتے ہین شیطان کے اغوا سے اپنی تصویر کہنچوائی ہو اور

پھر اس سے تائب ہو گیا ہو تو یہ فعل اوسکا قابل اعتبار و لائق استناد نہیں ہو سکتا ہی اور یہ خیال تو
اسپر خوش ہونا چاہیے کہ مذہب سے وہ نفرت اوس مین اثر کیا اس لیے کہ اوس مسلمان بیچارہ کو جو متعصب ہو گئے تو
اونپر تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱ صفر ۱۲۹۰ ہجری مین بھی سید احمد خانصاحب نے جو لکھا کہ
ہان بیشک دنیاوی علوم جو ہم پہلے پڑھتے تھے اون کو ہم اس زمانے مین کچھہ مفید نہیں سمجھتے بلکہ
صحیح بھی نہین سمجھتے اسلیے بعوض اون دنیاوی علوم کے وہ دنیاوی علوم پڑھایا چاہتے ہین جو اس زمانے مین مفید
ہین [illegible]
بھی محض کو دن رہتا ہی ہماری اسی زمین دنیا مین قومی عزت اور قومی بہبودی اور قومی سودگی
اور قومی تمول انھی علوم کے جاننے پر منحصر ہی اور ذریعہ حصول معاش بھی وہی علم ہین خواہ وہ ذریعہ
سرکاری نوکری کا ہو یا تجارت کا یا اور کسی پیشہ کے اختیار کرنے کا اور اس لیے اونھین علوم
کے رائج کرنے کے لیے اس دار العلوم کے قائم کرنے کی تجویز ہوئی ہی

اس مین مسلمانون کا یہ قول ہی کہ مراد سید احمد خانصاحب کی دنیاوی علوم سے جو پہلے پڑھے جاتے
تھے کیا ہی آیا حساب اور ہندسہ اور ہیئت اور منطق اور طبعی اور الٰہی یا کوئی اور علوم اگر مراد شق ثانی ہی
تو اوسکا بیان کرنا اونکو لازم ہی اور اگر مراد شق اول ہی تو حساب اور ہندسہ اور ہیئت کو اس زمانے
مین کچھہ مفید نہ سمجھنا باوصف اسکے کہ جن دنیاوی علوم کو اس زمانے مین سید احمد خانصاحب مفید
سمجھتے ہین اور اونکو پڑھانا چاہتے ہین اون مین حساب اور ہندسہ اور ہیئت کے کچھہ مسائل اور مباحث
معدودہ ہین گو وہ اب کمال وسعت ہو جانا حساب اور ہندسہ مین خیال کرتے ہین لیکن اصول
سابق سے اصول حال کو کچھہ مختلف نہین جانتے سو ہم اگرچہ اون کے اس خیال کو صحیح
فرض کر لین مگر اسوجہ سے یہ علوم جو پہلے پڑھے جاتے تھے غیر مفید نہین ہو سکتے مقصود
کسی علم کی تعلیم سے صرف اوسکے مسائل کا گو مختلف طور پر بسبب اختلاف مذاہب کے ہون
ساتھ اون کے اصول کے معلوم کرا دینا ہی جس سے استعداد اور قوت اس قدر حاصل
ہو سکے کہ اونکا جاننے والا موافق اپنے فہم اور ادراک کے اوسمین وسعت دے سکے اور
جس کسی نے کچھہ وسعت دی ہو اوسکو سمجھہ سکے اور یہ علوم جو پہلے سے پڑھے
جاتے ہین اسکے لیے کافی ہین ۞

علم ہیئت جو پہلے سے پڑھا جاتا ہے تو سید احمد خان صاحب اوسکو اور اوسکے اصول کو بالکل غلط کہتے ہین انکے
اس قول کو اونکی بے علمی اور ناواقفی پر محمول کرتا ہون اگر اونھون نے علم ہیئت کی کتابین جو پہلے سے
پڑھی جاتی ہین دیکھی اور سمجھی ہوتین تو وہ ہرگز اسکے قائل نہوتے کتب علم ہیئت مین مذاہب مختلفہ ہر
مذہب کے دلائل کے ساتھ مذکور ہین جاننے والا ان مذاہب اور دلائل کا اپنی استعداد کے موافق
ایک مذہب کو ساتھ قائم کر سکنے دلائل کے اختیار کر سکتا ہے اور اور مذہب کو باطل کر سکتا ہے اور اس
اختیار و ابطال کی وجہ سے نہ وہ علم ہیئت جو پہلے پڑھا جاتا ہے غیر صحیح ہو سکتا ہے اور نہ اوسکے اصول بالکل
غلط قرار پا سکتے ہین اور باوصف مفید سمجھنے علم ہیئت کے جواب جاری ہے غیر مفید سمجھنا اوس علم ہیئت
کا جو پہلے سے پڑھا جاتا ہے قابل تسلیم نہین ہے کہ مقصود جو تعلیم علوم سے ہے وہ تعلیم اس علم ہیئت سے
جو پہلے سے پڑھا جاتا ہے حاصل ہے اور جسقدر استیعاب مسائل مذاہب مختلفہ کتب قدیمہ علم ہیئت مین
ہم پاتے ہین اوسقدر کتب جدیدہ علم ہیئت مین ہرگز نہین پاتے گو کسی مسئلہ مین ایک مذہب پر کچھ
نئے دلائل قائم کیے گئے ہون مثلاً کتب قدیمہ مین جیسے مذہب ارض کے ساکن ہونیکا ساتھ اوسکے
دلائل کے مذکور ہے ویسے ہی مذہب ارض کے متحرک بالاستدارة ہونیکا گرد مرکز کے مغرب سے مشرق
تک جو مذہب ایک قوم کا ہے قدماے یونانیین مین سے ساتھ اوسکے دلائل کے بھی مذکور ہے اب اگر کسی
نے مذہب قدماے یونانیین اختیار کر کے کچھ نئے دلائل سے اوسکو ثابت کیا ہو تو اس سے وہ کتب قدیمہ
جنمین یہ مذہب بھی مذکور تھا گو اثبات اس مذہب کے دلائل اون مین اور ہی ہون غیر صحیح اور غلط
اور غیر مفید نہین ٹھہر سکتے ہین باقی منطق اور طبعی اور الٰہی کا حال یہ ہے کہ منطق کے قواعد کلیہ یقینیہ
ہین اونمین کچھ تغیر نہین ہو سکتا اور ہر علم مین وہ مفید ہے اور طبعیات اور الٰہیات کا جاننا واسطے
سمجھنے مسائل کلام کے جو علوم مذہبی مین سے ہے ضروری ہے اور قطع نظر اسکے کہ منطق اور طبعی اور الٰہی
معدات علوم دینیہ مین سے ہین جو حدت ذہن اور سرعت ادراک اور تیزی فہم اور دقت نظر اور طلاقت
لسانی اور فصاحت بیانی اور خوش تقریری اور مذاق تحریری اور بال کی کھال نکالنا اور حق و باطل
مین جلد امتیاز کر لینا اور ایک دعوے کو مختلف طریقون سے بیان کرنا اور مختلف دلائل سے اوسکو ثابت
کرنا اور مقدمات دلیل کو حسن اسلوبی سے ترتیب دینا اور ہر بات کا نتیجہ صحیح نکال لینا جسکی ضرورت
ہم دنیاوی کامون مین بہت دیکھتے ہین انہین علوم سے حاصل ہونا متصور ہے پس ان علوم کو

مفید نسمجھنا بلکہ ان علوم کو صحیح بھی نماننا صرف نتیجہ بے علمی کا ہی عنین لذت جماع کی نہین جان سکتا ہی
کور مادرزاد کیفیت الوان نہین دریافت کرسکتا ہی طفل امروزہ کو خذف اور زر اور سنگ و جواہر مین تمیز
نہین ہوسکتی ہی دیوانہ اور بَورے آدمی کو نفع اور نقصان کی سمجھہ نہین ہوسکتی ہی تیلی عطر نہین بنا سکتا ہی
خوگیر دوز جبہ اور قمیص نہین سی سکتا ہی ٹاٹ بننے والا اطلس و کمخواب اور کمل بننے والا بانات اور دوشالہ
نہین بن سکتا ہی ؎ بوریا باف گرچہ بافندست ٭ نہ برندش بکارگاہ حریر ٭ جاکٹ پتلون
کرگابی پہن لینے سے میز و کرسی پر بیٹھ کر چھری اور کانٹے سے کھانا کھانے سے پہننے
شیخ ہو یا سید نادار بھنگی ہو یا چمار یورپین نہین بن سکتا ہی کسی مدرسہ کی کمیٹی کے ممبر بن جانے سے
کچھہ علمون کے نام سنکر یاد کر لینے سے کوئی جاہل کندۂ ناتراش عالم نہین ہوسکتا ہی ؎ ہزار نکتۂ باریکتر
ز مو اینجاست ٭ نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند ٭ ہم تسلیم کرتے ہین کہ جو علوم مدارس گورنمنٹ مین تعلیم
ہوتے ہین وہ اسواسطے حاصل ہونے نوکری سرکاری کے نہایت مفید ہین اور تجارت اور پیشہ کے اختیار
کرنے مین اور انتظام ریاست اور زمینداری مین بھی کچھہ فائدہ مند ہین سو اسکے لیے مدارس گورنمنٹ
کافی ہین کسی اور نئے مدرسے کی اسکے لیے کچھہ ضرورت ہم نہین دیکھتے ہین لیکن یہ سب علوم دنیا ہین
انسان کے پیٹ پالنے کے لیے ہین دنیا مین انسان کے انسان بننے کے لیے یہ علوم کچھہ ضرور
نہین سمجھے جاتے ہین بہت ان علوم کے جاننے والے لکھے پڑھے شخص ہماری قوم مین سے سطحی اور
کودن رہتے ہین کچھہ انسانیت اون مین نہین آتی اور بہائم سیرتی اونکی طبیعت سے نہین جاتی ہی
انسان کو انسانیت علوم قدیمہ مذہبی اور غیر مذہبی ہی کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہی اور قومی
عزت اور انسانی وقعت انھین علوم کے جاننے پر منحصر ہی اور قومی بہبودی اور قومی آسودگی
اور قومی تمول کسی علم اور فن کے جاننے مین ہم منحصر نہین سمجھہ سکتے ہین بہت انگریزی دان اور علوم
اور فنون کے جاننے والے افلاس مین گرفتار اور ذلیل و خوار ہین اور ہزارہا انگریزی نجاننے والے
بے علم ناواقف ان فنون سے آسودہ اور متمول اور دنیا مین باوقار ہین ؎ اگر بہر سر موئیت ہنر دو صد باشد
ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد ٭ لیکن اسکا ہمکو انکار نہین کہ علوم اور فنون کا جاننے والا شخص معزز
اور محترم ہوتا ہی اور ہمیشہ قدر و منزلت کے ساتھہ روٹی کھاتا ہی بحث آسودگی اور تمول مین ہی کہ وہ
اسپر موقوف نہین ؎ بخت و دولت بکاردانی نیست ٭ جز بتائید آسمانی نیست ٭

اور پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱ صفر ۱۲۹۰ ہجری مین بھی سید احمد خانصاحب نے جو لکھا (بلا شبہہ میری رائے ہی اور اسپر نہایت مضبوط ہون کہ مسلمان لوگون کو تعلیم سے زیادہ تربیت کی حاجت ہی اُنکے غچلپنے کی عادت اونسے چھڑانا اونکو صفائی و پاکیزگی کی عادت ڈالنا اونکی رفتار و گفتار و پوشاک کو درست کرنا نہایت ضرور ہی اور جب وہ وقت آویگا او ر انتظام اسکی کمیٹی جمع ہوگی اور مین بھی اگر زندہ ہونگا اور اوس کمیٹی کا ممبر منتخب ہونگا تو نہایت فصیح اور بلیغ تقریر سے جو میرے دل مین ہی وہ اور ممبرون کے دل مین بھی ڈالنا چاہونگا اور جہانتک میرے بیان مین طاقت ہی مین اپنی رائے کی خوبی اور صحت اور سچائی اور مفید ثابت کرنے مین کوشش کرونگا اگر ممبران کمیٹی میری رائے کے موافق ہو گئے تو مین یقین کرونگا کہ مسلمانون کی بداقبالی کے دن گئے اور بہتری کے دن آئے اور اگر میری رائے منظور نہوئی تو سمجھونگا کہ ابھی تھوڑی سی نحوست مسلمانون پر باقی ہی)

سو مسلمان کہتے ہین کہ ہم مطابق اعتقاد سید احمد خانصاحب کے آپ مین غچلپنے کی عادت سوا اسکے نہین پاتے ہین کہ بیٹھکر پیشاب کرتے ہین قدمچون سے سُرین کو علیحدہ رکھکر پاخانہ پھرتے ہین ڈھیلے اور پانی دونون سے استنجا کرتے ہین کھانا ہاتھ دھوکر کھاتے ہین حلال جانور ذبح کیے ہوؤنکا گوشت اور پاک چیزین تناول کرتے ہین اور پھر بعد کھانا کھانیکے ہاتھونکو مَل مَل کر دھوتے ہین اور مُنھہ کو کلی اور غرارے سے صاف کرتے ہین اور پھر ہاتھہ اور مُنھہ کو رومال سے پونچھتے ہین اور جبہ و قمیص اور ازار اور پاپجامہ اور مسلمانی جوتہ پہنتے ہین اور عمامہ سر پر رکھتے ہین اپنی جو زبان ہے ملکی بھائیون سے اوسمین کلام کرتے ہین کسی ایسے شخص کے بول چال کا جو ہماری زبان کے نجاننے کی وجہ سے کچھہ غلط بولتا ہی تتبع نہین کرتے ہین اور کسی ایسے قول او ر عقیدے کو جو کتاب و سنت اور اجماع امت سے باطل قرار پاچکا ہی اور سید احمد خانصاحب اوسکے موجد ہین غلط کہتے ہین ؛

اور صفائی اور پاکیزگی کی عادت جسکو سید احمد خانصاحب جانتے ہین یہ کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرین قدمچہ پر سرین جماکر پاخانہ پھرین پیشاب کے بعد بالکل استنجا نکرین براز کو صرف کاغذ سے پونچھہ ڈالین اوسکے بعد پانی نلین سُور اور گلا گھٹی مرغی کا گوشت چھوری کانٹے سے کھائین پانی کی جگہہ شراب پیین یا جسوقت میز پر سُور کا گوشت کھایا جاتا ہو شراب پی جاتی ہو بخوشی بیٹھکر کھانا تناول کرین اور اس کھانے کو جو نجس پانی سے پکایا گیا ہو اور نجس برتنون مین یا جنکو بھنگیون نے نجس پانی سے دھویا ہو

رہنگیا ہو خوب مزا لے لے کر کھائین پھر بعد کھانا کھا چکنے کے بدون کُلّے اور غرارے کے رومال سے
منہ پوچھ لین اور جاکٹ پتلون گرگابی جس سے ہندوستانی آدمی مانند جنٹلمین کے معلوم ہوتا ہو
پہنین غیر ملک کے لوگونکا تتبع کر کے اپنی زبان مین غلط طور پر کلام کرین اور اون اقوال و عقائد
کو جو مندرج تہذیب الاخلاق خانہ ساز سید احمد خانصاحب ہین اور بعض اونمین سے استفتا مین ذیل
مین ہین کو مذہب بنائین سو ہم لوگ اس صفائی اور پاکیزگی کی عادت کرنے سے پناہ مانگتے ہین اور اپنی
اوس نجلی پنے کی عادت مین رہنا چاہتے ہین ؎ می ترسم از خرابی ایمان کہ می برد؂ محراب ابروئے
تو حضور نماز من ؛ اور جس مدرسہ مین اس صفائی اور پاکیزگی عادت ڈالنے کی اور اسلامی عادت
جسکو نجلی پنے کی عادت سید احمد خانصاحب کہتے ہین چھوڑانیکی تربیت منظور ہو اوسمین چندہ دینے کا
استفتا علمائے اسلام سے ہمنے کیا تو اونھون نے بالاتفاق چندہ دینا اوسمین مدد دینا معصیت مین
قرار دیکر اس سے منع کیا ہی لہذا ہم استفتا اور عبارات جوابات علما ساتھ اونکے مواہیر اور دستخطوں کے
مندرج ذیل کرتے ہین ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتا

کیا فرماتے ہین علمای اسلام اہین کہ علیگڑھ کانپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور
وغیرہ بلاد مین مدارس اسلامیہ جنمین صرف نحو فقہ اصول حدیث تفسیر فرائض منطق حکمت
پڑھی جاتی ہی مسلمانون کے چندے سے مقرر ہین اب ایک شخص جسکے یہ اقوال ہین کہ ہمکو متعدد
مسائل مین مسلمانون سے اختلاف ہی جو مذہب نیچر یعنی اصلی حالات فطرات انسانی کے خلاف
ہی وہ صحیح نہین اور جو نیچر کے مطابق ہی وہ صرف ایک مذہب ہی جسکو مین ٹھینٹ اسلام کہتا ہون
جو بدعات محدثات اور غلط خیال اجماع سے اور خطائی اجتہادات سے اور ڈھکوسلہ قیاسات اور شکنجہ
اصول فقہ مخترعہ سے مبرا ہو اور مین سمجھتا ہون کہ جو شخص تقلید سے علیحدہ ہو کر غور کریگا یقینی جانیگا
کہ اکثر عالمون نے قرآن مجید کی حالت کی نسبت غلط فہمی کی ہی تفسیرین یہودیون کے قصون سے
بھری ہوئی ہین اور رومن کیتھلک کے فرقہ سے اخذ کی گئی ہین اور احادیث کی کتابون کی کوئی حدیث

قابل یقین نہین ہی- سیر کی کتابین مانند مہابھارت اور الف لیلہ کے قصہ کے ہین اور سوائے اسکے اوسکو انکار ہی وجود شیطان اور وجود آسمان اور ملائکہ اور عموم طوفان نوحؑ اور عموم بعثت حضرت نوحؑ سے پرند منخنقہ کو جسکو نصاری نے گلا گھونٹ کر مارڈالا ہو حلال کہتا ہی معراج کو ایک خواب قرار دیتا ہی تصویر کھینچنے پر اصرار کرتا ہی اور اوسکو جائز سمجھتا ہی اور اس قسم کے بہت سے امور اس شخص کی رائے مین موجب تہذیب ہین ایک نیا مدرسہ اس تمہید سے مقرر کرنا چاہتا ہی کہ مدارس اسلامیہ موجودہ مانند مدرسۂ علیگڑہ کانپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور وغیرہ لغو اور بیفائدہ ہین کچھ اونسے فائدہ قومی اور تہذیب اور آزادگی حاصل نہین ہوتی ہی بلکہ عمر اون مین ضائع ہوتی ہی اور ہمیشہ آدمی اون مدارس مین پڑھنے سے غلامی کی حالت مین رہتا ہی مدرسۂ جدیدہ مین تعلیم علوم دینی اور علوم دنیاوی اوس طریقے سے ہوگی جس سے تہذیب اور آزادگی حاصل ہو پس اس مدرسۂ جدیدہ مین جسکو ایسا شخص بدعقیدہ اس منشا سے کہ اس مین تربیت اور تعلیم مذہبی اور غیر مذہبی اوس طریقے سے ہو کہ جس سے وہ تہذیب جو میری رائے مین ہی حاصل ہو اور وہ بے تہذیبی اور قید جو تعلیم مدارس اسلامیہ موجودہ سے حاصل ہی رفع ہو بنانا چاہتا ہی مسلمانون کو ابتداءً یا بعد موقوف کرنے چندہ مدارس اسلامیہ موجودہ کے چندہ دینا باوجود خوف اعانت کے معصیت پر درست ہی یا نہین بینوا توجروا

جواب علمای لکھنو فرنگی محل وغیرہ

وجود ملائکہ قرآن اور احادیث سے ثابت ہی اور ایمان بالملائکہ ہر مسلمان پر فرض ہی اور جو شخص انکار کریگا وجود ملائکہ کا اگر عناداً انکار کرتا ہی اور نصوص قطعیہ شرعیہ کو رد کرتا ہی وہ کافر ہی اور اگر تاویلات باطلہ اور اشارات باطنہ پر اونکو محمول کرتا ہی تو وہ فاسق اور ملحد ہی وعلی ہذا القیاس وجود شیطان اور اجنہ کا منصوص قطعی ہین اور منکر اوسکا شیطان ہی بلکہ اوس سے بھی زائد کیونکہ خود شیطان کو بھی اپنے وجود کا انکار نہین ہی حافظ جلال الدین سیوطی حبائک فی اخبار الملائک مین لکھتے ہین

قال اللہ تعالے آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ آمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ قال البیہقی فی شعب الایمان الایمان بالملائکۃ ینتظم معانی احدہا التصدیق بوجودہم والثانی انزالہم منازلہم واثبات انہم عباد اللہ وخلقہ والثالث الاعتراف بان منہم رسلا یرسلہم

الی من نیسابور من عبادہ انتہی اور حافظ بدر الدین شبلی نے اکام المرجان فی احکام الجان مین لکھے ہین
قال امام الحرمین اعلموا ان کثیرا من الفلاسفة وجماهیر القدریة وکافة الزنادقة انکروا الشیاطین والجن
ولا یبعد لو انکر ذلک من لا یتدبر ولا یتشبث بالشریعة وانما العجب من انکار القدریة مع نصوص
القرآن وتواتر الاخبار واستفاضة الآثار انتہی اور وجود آسمان منصوص قرآنی ہی منکر اوسکا مبتلاے
وسواس شیطانی ہی اور حرمت منخنقہ علیہ منصوص بعموم کلام رب غفور ہی اور سلف سے تا خلف فقہا ثقات
اسپر ماثور ہی انکار اوسکا موجب گمراہی وفجور ہی اور عموم طوفان نوح وعموم بعثت نوح علی نبینا و
علیہ الصلوة والسلام اور وقوع معراج نبوی در یقظہ مذہب جماعۂ اہل سنت ہی منکر اوسکا بعد ظہور آثار
وشہرت اخبار از جملۂ اہل بدعت ہی اور اہانت کتب حدیث وفقہ واصول وسیر وتفسیر ونسبت غلط
فہمی ودروغگوئی بطرف جم غفیر باعث استحقاق عذاب سعیر ہی اہل اسلام کا اسپر اتفاق ہی منکر اوسکا
خارج از دائرہ اسلام منیر ہی اور مذہب نیچیر خدا جانے کیا بلا ہی ہر متشرع اور متدین کو اسکے قبول سے
ابا ہی حق جلشانہ کلام پاک مین ارشاد کرتا ہی وَمَن یَبتَغِ غَیرَ الاِسلَامِ دِینًا فَلَن یُقبَلَ مِنہُ وَھُوَ فِی
الآخِرَةِ مِنَ الخَاسِرِینَ اور بھی ارشاد ہوتا ہی اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہِ الاِسلَامُ ہر مسلمان کو حق جلشانہ
اتباع شریعت محمدیہ پر قائم رکھے اور مذہب نیچیر ومشرب بدتر سے محفوظ رکھے جو شخص کہ اعتقادات
اوسکے فاسدہ ہین جو کہ سوال مین مسطور ہوے ہین وہ شخص مخرب دین ابلیس لعین کے وسوسہ سے
صورت اسلام مین تخریب دین محمدی کی فکر مین ہی اور بنام تجدید مدرسہ جدیدہ افساد شریعت
اوسکی منظور نظر ہی جو چیزین کہ اوسکی راے مین موجب تہذیب ہین اہل سنت کے نزدیک باعث
تخریب ہین فالحذر الحذر یا ایها المسلمون والهرب الهرب یا ایها المومنون ایسے شخص کی معاونت
اقامت مدرسہ مین کہ فی الحقیقت وہ مدرسہ نہین بلکہ مفسدہ ہی حرام ہی بلکہ اوسکے مذہب جدیدہ کا
ابطال لازم کافہ انام ہی اگر احیانا اوس شخص نے کوئی مدرسہ قائم کیا تھوڑے عرصے مین دین محمدی
مین فتور واقع ہوجائیگا اور تمام انتظام شریعت برہم ہوجائیگا ہر شخص کو لازم ہی کہ ایسے شخص کی معاونت
سے اجتناب کرے اور جو لوگ کہ بسبب غفلت کے یا بطلب نام آوری دنیوی کے یا بغرض خیرخواہی
کے ارادہ شرکت کا رکھتے ہون اونکو اس آفت سے بچاوے ورنہ جب یوم الجزا مین حضرت مالک
الملک کے سامنے ایسی معاونت بد سے استفسار ہوگا جز حسرت وافسوس کے کچھ جواب نہ بن پڑیگا

اقول قولی ہذا و افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد و ہذہ تذکرۃ لمن شاء التذکرۃ فمن شاء ذکرہ و من عاون مثل ہذا من ارباب الفساد و اللہ اعلم بالصواب و عندہ ام الکتاب حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی و الخفی و حفظہ عن موجبات الغی فقط

محمد عبد الحی ابو الحسنات

اصاب المجیب کتبہ اضعف العباد محمد فضل اللہ عفی عنہ

ذالک فضل اللہ

اصاب من اجاب نمقہ خادم اولیاء اللہ الکریم محمد ابراہیم غفرلہ اللہ الرحیم ابن مولانا مولوی علی محمد مرحوم و مغفور

الجواب صحیح و المجیب نجیح .... العبد الٰہی بخش عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعوذ برب الناس من شر الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس سبحان اللہ جو لوگ کہ آپ کو محمدی بتاتے تھے اور قید مذہبی سے چھوٹ کر اپنے منہ میاں مٹھو مجتہد کہلاتے تھے بحکم سو کب تک چھپے گی کھیر تو بیتون کی آڑ میں پڑ آخر کو عام ہو کے بکے گی بازار میں تو آج وہ کھل گئی عیسائیت کیا نیچریت کے ایک میں مل گئی جانتے ہو نیچر کیا ہے نیچر بروزن کیچڑ ایک لغت یورپ یا درہوا ہے انگریزی زبان میں اسکے معانی بہت ہیں از انجملہ خواہش قلبی اور خود طلبی یعنی جس چیز پر جی جھکے اوسکے کرنے میں نہ رکے مرغوب کو حلال جانے گو کسی مذہب میں حرام ہو مہروب کو حرام جانے گو کسی مشرب میں حلال ہو آدمی کا حال ہے او معنوں کا کہ قطع نظر اطلاق عنانی اور بیقیدی اور بے ایمانی کے ہر ایک منفرداً و مطرداً بیدینی اور خود رائی اور خود بینی اور خود نمائی و ما فیمعنا ہا پر دلالت کرتا ہے مطابقۃً خواہ تضمناً خواہ التزاماً اور اس قاعدہ کے پیرو کو انگریزی محاورہ میں نیچرل اسٹ کہتے ہیں یعنی پیروی کرنیوالا نیچر کا پس نیچرل اسٹ نے اگرچہ فی زمانہ یورپ میں اسقدر زور پکڑا کہ تقریباً ستر لاکھ کے عدد کو پہونچا از انجملہ چھیاسی ہزار انگلنڈ میں اور چالیس ہزار لندن میں لیکن بحمد اللہ کہ عقلای مسیحیہ نے بھی زیر دیا اور امصار میں تحریراً بالمکاتبہ و تقریراً بالمشافہہ بخوبی گوشمالی کر رہے ہیں اور اوسکو اسکے دل کا سودا کو بتا رہے ہیں ... صاحب ... [illegible]

تو اسکے سب چیرس وغیرہ مین دیکھو تو کس طرح کھلم کھلا نیچریون کی مذہب اور مکاری اور نالایقی اور عیاری وغیرہا من قبائح مالا تحصے مذکور و مسطور ہی پھر اسپر بھی اگر کوئی نیا نیچری نہ شرماے اور بطمع ترقی جاہ چاہے کہ اس نیچی کھچی بلا کو ہندوستان مین پھیلاے تو ہمارے علمای محمدیہ نے جسطرح فلاسفہ اور اہل اعتزال اور اونکے کو چک ابدال ارباب خیال کی دھجیان اوڑائین اور اونکو عدم کی راہین دکھائین اوس سے زیادہ اس نیچر کا سنیچر اوتارینگے اور شواظ من نار کے برہین کو انپر مارینگے ذرا اگر میرے دل لیمپ پیر و نیچر سر وست یہ تو فرمائین کہ قبل قبول نیچریت کے تو پہلا دھرم کھو چکے تھے اور اب سکے سارے کرم ہو چکے تھے لندن مین جا کر جاکٹ پتلون پہن آئے خمر خنزیر درکنار گلا گھونٹی مرغی کے کھانے مین نہ شرمائے منہیات اور محرمات کی نسبت مشاقی ہی بنات اور امہات کی بابت اختیار باقی ہی کہ ایسی آئی بمعنی نحوست کے دیس جانیکا خطاب پائے پھر کیا باقی رہا تھا جو نیچریہ طریقہ کی جانب للچائے کیا جی چاہتا ہی کہ لاٹ پادری بنجائیے اور جناب میم صاحبہ کو لیڈی کہلائیے یہ نیچیر ہی ہوسے کلاہ خسروی و تاج شاہی بہ سر گل کی رسد حاشا و کلا ہان بقول بعض نیچریون کے کہ ہر قوت جسمانی کے ہر اقتضا کو پورا کرنا چاہیے تاکسی قوی کے حرمانی لازم نہ آئے شاید بمقتضاے قوت شہوی پانی پت کرنال کا خیال آیا ہوتا اوس جانب کو ٹوٹیے کچھ دنون وہان کا مزہ لوٹیے تو برای خدا ذرا پیش و پس کو کار فرمائیگا پیش و پس کو یکسان نہ بنائیگا ہے برگ عیشی بگور خویش فرست کس نیارد ز پس تو پیش فرست غرض جب حال نیچر اور نیچریون کا بخوبی واضح ہوا کہ یہ لوگ ہوا ہوس نفسانی کے بار بردار ہین اور وساوس شیطانی مین گرفتار تو اب انکا قول ماننا بہ بول سراپا باطل ہی اور حلیہ دیانت سے عاطل ہرگز ان کے انکار سے کوئی امر شرعی مثبت مثل وجود آسمان و ملائکہ و شیطان و عموم طوفان و بعثت حضرت نوح اور ثبوت معراج صاحب البراق والتاج اور صحت کتب تفاسیر معتبرہ و احادیث صحیحہ و اصول فقہ و قیاسات حقہ مجتہدین و صحت کتب سیر متقدمین و متاخرین و امثال ہذا مما لا تحصے باطل نہین ہو سکتا اسواسطے کہ براہین نقلیہ و عقلیہ ان امور اور اونکے مضاہاۃ پر بجای خود قائم ہین اگر منکر کو مطلوب ہونگے من بعد گذارش کیے جائینگے سر دست مستفتی کے اصل سوال کا جواب ضرور ہی فاقول ۔

ہو المصوب جن علوم و فنون کی ترویج اور اشاعت سے شریعت ناسخہ جملہ شرائع سابقہ

کی تعطیل لازم آوے اور اوسکا ثمرہ زندقہ اور الحاد کی حد کو پہونچاوے نیچر [illegible]
لیچر اونکے مروج اور ساعی کی اعانت وینکے اہانت ہی وبحکم کلام ملک العلام وحدیث خیر الانام علیہ الصلوٰۃ
والسلام سخت معصیت بلکہ حرام قال اللہ تعالے تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ یعنی آپسمین مدد کرو نیک کام پر اور پرہیزگاری
پر اور نمدد کرو گناہ پر اور زیادتی پر اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ کا عذاب سخت ہی اور ظاہر ہی کہ نیچر سے
بڑھکر اور کون گناہ کا کام ہی پس اسکی ترویج اور اعانت حرام ہی اور حدیث مین ارشاد ہی کہ مَنْ اَعَانَ
صَاحِبَ الْبِدْعَةِ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ یعنی جسنے مدد کی بدعتی کی سو وہ آمادہ ہوا اسلام
کے ڈھانے پر اور شک نہین کہ یہ نیچر یہ خام خیال مبتدع اور ضال ہی حضرت امام اعظم مجتہد مقدم کے
احتیاط اور تقاوت اسباب مین اسقدر بڑھی تھی کہ آپ قید تھے اوس حالت مین کسی ظالم نے
آپ کو قلم دیا کہ اسکو درست کر دیجیے باوجود خوف اذیت نہ آپنے قلم ہاتھ مین لیا نہ اوسکو تراش دیا
اور کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ تیری اسیقدر اعانت کے سبب کہین تیرے زمرے مین نہون اسواسطے
کہ حقتعالی فرماتا ہی اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ
الْجَحِيْمِ ۝ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ ۝ یعنی جمع کرو ظالمون کو اور اونکے جوڑون یعنی مددگارونکو اور
جسکو وہ پوجتے تھے اللہ کے سوا پھر چلاؤ اونکو راہ پر دوزخ کے اور کھڑا رکھو اونکو اونسے پوچھنا ہی سبحان
اللہ کیا پاسداری اور کسقدر خوف احکم الحاکمین تھا کہ قید کی حالت مین بھی حق بات کہنے سے باز نرہے
انھین باتون سے پیشوا اور مجتہد ہوے اب جسکو عذاب شدید مین آنا اور ہدم اسلام پر آمادہ ہونا
اور ظالمون کے ساتھ حشر پانا منظور ہو وہ علوم باطلہ خصوصًا نیچر کی ترویج اور اشتہار اور اوسکے مروج
لیچر کا معین اور مددگار رہے ؎ من آنچہ شرط بلاغ ست باتو میگویم ؛ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ
ملال ؛ واللہ اعلم وعلمہ اتقن واحکم ؛ نمقہ العبد الاواہ محمد المدعو بلطف اللہ عفی عنہ

جواب علمائی دہلی

بعد مطالعہ تحریر ہذا کے واضح ولائح ہوا کہ ظاہر امورات مندرجہ سوال دہریت کے معلوم ہوتے ہین
زیراکہ بالا مندرج ہی کہ جو مذہب نیچر کے خلاف ہی وہ صحیح نہین نہ معلوم کہ نیچر مذہب کیا ہی آیا مطابق مذہب
یہودیہ کے ہی یا مذہب نصرانیہ یا اسلامیہ کے وغیرہم ولیکن بیفقیر حسب مذہب اسلامی مصطفوی

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظور ہی کہ جو شخص مذہب نیچر کا معتقد ہی جو امر کہ قرآن شریف مین خلاف مذہب
نیچر کے ہی اوسکو رد جانتا ہو وہ بلا ریب و شک کافر اور مرتد ہی کیونکہ ایسے شخص نے اپنے تمام امورات
دینی اور دنیاوی مین مذہب نیچر کو حکم قرار دیا اور کلام الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جنکی
اللہ تعالےٰ فرماتا ہی تو ہو ید عے الی الاسلام ہُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْہُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ
لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ منکر وہ جانا اور مورد اس آیت کا ہوا یُرِیْدُوْنَ اَنْ
یَتَحَاکَمُوْا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْا اَنْ یَکْفُرُوْا بِہٖ وَیُرِیْدُ الشَّیْطَانُ اَنْ یُّضِلَّہُمْ ضَلٰلًا بَعِیْدًا
ولیکن مذکورین آیۂ کریمہ اور معتقد مذہب نیچر مین اتنا فرق ہی کہ وہ تابع شیاطین الانس والجن کے تھے
اور یہ شخص تابع خواہش نفسانی کا ہی جسکی شان مین وارد ہی اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰہَہٗ ہَوٰہُ مگر ملال
ہر دو گروہ کا ایک ہی رہا پس اس صورت مین مصداق آیۂ کریمہ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ
فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَہُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِہِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کیونکر ایسا شخص خسر الدنیا والآخرہ
کو مومن قرار دیا جاوے تاوقتیکہ اپنی خواہش نفسانی اور اغراض دنیاوی کو تابع حکم الٰہی اور حکم
رسول کے نکرے اور دین اسلام کو اپنا پیشوا قرار نہ دیوے کما قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ یَّبْتَغِ
غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَہُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ اگر ایسے اعتقاد پر خاتمہ ہو تو سوائے
جہنم کے دوسری جا ہی کیا نصیب ہوگی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَہَنَّمَ وَ
سَآءَتْ مَصِیْرًا اسی جگہ سے ثابت ہوا کہ جو حکم اجماع مومنین سے منکر ہوا وہ بلا ریب کافر
ہی کیونکہ وجوب اطاعت اللہ تعالےٰ اور رسول اور اجماع امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
مساوی ہی کما قال اللہ تعالیٰ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ
مِنْکُمْ پس اطاعت علماے اسلامیہ کی مثل اطاعت اللہ اور رسول کے ہی اور اسی سے معلوم
ہوا کہ ایسے شخص کو شیطان نے دنیا ہی مین مس کر کے خبط مین ڈالدیا ہی اور عقل سلیم کو سلب
کر کے چاہ جہالت مین ڈبو دیا ہی کہ قیاسات کو ڈھکوسلہ بتاتا ہی جسکی شان مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
نَفَخْنَا فِیْہِ مِنْ رُّوْحِنَا اور تفاسیر اور کتب تفاسیر اور کتب احادیث کو مثل تواریخ اور مہابھارت
کے قرار دیتا ہی اگرچہ اپنی عقل پر بڑا نازان ہی ولیکن نزد اولی الابصار کے جہل مرکب مین بھرا
ہوا ہی اور منکر ہی وجود شیطان اور وجود آسمان اور وجود ملائکہ کا جنکی تحقیق وجود مین جابجا

اللہ تعالے فرماتا ہی فسجد الملئکۃ کلھم اجمعون الا ابلیس استکبر وکان من الکافرین دوسری جگہ فرماتا ہی
واذ قلنا للملئکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس ابی واستکبر وکان من الکافرین اور تیسری جگہ اللہ تعالے
فرماتا ہی کہ شیطان جن ہی اور وجود جن کا متحقق الا ابلیس کان من الجن ماسوا اسکے اللہ تعالے نے ذریت اسکی بیان
کی ہی افتتخذونہ وذریتہ اولیاء من دونی اور اولاد بغیر وجود کے کیونکر ظہور مین آوے قطع نظر اسکے
اللہ تعالی حکایۃ ابلیس سے بیان فرماتا ہی قال خلقتنی من نار وخلقتہ من طین متحقق ہوا کہ شیطان آتش
سے مخلوق ہی اور وجود آتش کا اظہر من الشمس پس لامحال وجود شیطان کا ثابت اور وجود ملائکہ مین صرف
یہی آیہ کافی ووافی ہی جاعل الملائکۃ رسلا حاجت تفسیر نیست اور وجود آسمان مین آیات کثیرہ وارد ہین
اون مین سے قولہ تعالی ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار الآیہ وقولہ تعالی ان فی
خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ
قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا الآیہ اور
اس سے زیادہ اور کیا خبط ہوگا کہ یہ منخنقہ کو حلال جانتا ہی جسکی حرمت مین صریح کلام الہی ناطق ہی
حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اہل لغیر اللہ بہ والمنخنقۃ الآیہ اب ایسے شخص کے
کفر مین کیا شک رہا کہ منکر نصوص قرآنی کا ہی اور ایسے امورات واہیہ کو نسبت تہذیب کی طرف کرنی
زنگی کو ساتھ اسم کافور کے موسوم کرنا ہی پس ایسے شخص کی راے پر چلنا اور اوسکے مدرسے مین مردودینی
اور اپنی اولاد صغر سن کو پڑھوانا موجب ضلالت مبینہ کا ہی آیا نہ دیکھا ہی کلام الہی کو کہ خطاب آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی طرف کیا ہی یا ایہا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین والمنافقین ان
اللہ کان علیما حکیما معلوم ہوتا ہے کہ کوئی غرض اغراض دنیوی سے دامنگیر ہوئی ہی
جس کے سبب سے مورد اس آیہ کریمہ کا ہوا ہی واشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون اور
حالانکہ زندگانی دنیا کی دھوکا ہی وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور ورنہ اطفاے نور اسلام
کا کہ تمام عالم مین ساطع اور لامع ہی ایک لومڑی سے کیونکر ہوسکتا ہی ؎ قاہری گر گنداین کار
را طعن تصوریہ حاشاللہ کہ بمارم زبان این گلہ را ہمہ شیران جہان بستہ این سلسلہ اند
روبہ از حیلہ چہ سان بگسلد این سلسلہ را آیا نہ سنا ہی کہ اللہ تعالے فرماتا ہے
یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون اللہم انا

حقا دین نعتقد اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه والله یهدی من یشاء الیه حرره واجابه
خاک رہ محمد مسعود نقشبندی دہلوی ۱۳ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ ہجری





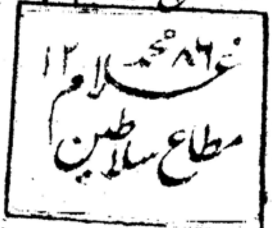


فقد اصاب من اجاب وقد قال الله تعالی فلا تقعد
بعد الذکری مع القوم الظالمین والله اعلم وعلمه احکم





الجواب صحیح کتبه غلام محمد ہوشیارپوری حنفی



الجواب صحیح
شہاب الدین عفی اللہ عنہ



جواب استفتا از طرف علمائے دہلی

جن مدرسون مین تحصیل علوم دینی ہوتی ہے ان مین صرف کرنا مال کا موجب سعادت اور رضامندی باری تعالی کا ہے کیونکہ تعاون علی البر والتقوی ہے مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء واللہ واسع علیم اور جو مدرسہ کہ بنیاد اسکی واسطے طمس رسوم شرعیہ اور شعائر اسلام کے ہوئی ہے اوس مین صرف کرنا مال کا تعاون علی الاثم والعدوان ہے کالذی ینفق مالہ رئاء الناس ولا یؤمن باللہ والیوم الآخر فمثلہ کمثل صفوان علیہ تراب فاصابہ وابل فترکہ صلدا لا یقدرون علی شیء مما کسبوا افمن اسس بنیانہ علی تقوی من اللہ ورضوان خیر ام من اسس بنیانہ علی شفا جرف ہار فانہار بہ فی نار جہنم واللہ لا یہدی القوم الظالمین اور شک نہین کہ اس مدرسہ مذکور مین مقابلہ قرآن مجید کے احکام کا ہوگا اور ایسا کیونکہ وجود شیطان کا قرآن مجید سے ثابت ہے بنص جلی ہے اور وجود آسمان سے آیات بینات گواہ

ہیں کسیکو انکار نہیں منجملہ محرمات کے جو احادیث نبوی سے ثابت ہیں احکام شریعت ثابت
غرضکہ جس مدرسہ کی بنیاد ہو ہدم اسلام پر اوس سکے معاون او سکے مددگار ہونا اور چندہ دینا
مٹانا اسلام اور مسلمانی کا ہے جو شخص ایسے مدرسہ کا مددگار ہوگا منکرین قرآن و حدیث میں شامل
ہوگا قال ابن سیرین لا تحمل للسلطان کتابا حتی تعلم ما فیہ وقال سفیان الثوری صاحب القلم
وصاحب الدواۃ وصاحب القرطاس وصاحب الليط بعضهم شرکاء بعض وقد صدق قال رسول
صلی اللہ علیہ وسلم لعن في [illegible] الربا و
وشاهده وکاتبه ملعونون علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم وکذا رواه جابر عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وامتنع سفیان من مناولة الكليفة في زمانه دواة بين يديه فالفرق بين علوم الدين وضده
ان علوم الدين ما نقل الينا من النبي صلی اللہ علیہ وسلم بواسطة الصحابة والتابعين الی
يومنا هذا وهو علم القرآن باقسامه والسنة والفقه وضده فعلم السحر والطلسمات وعلم الشعبدة و
التلبيسات وغير ذلك من علوم الفلاسفة التي خرجوا عن دائرة الاسلام حتی قال في الاحياء العلوم
المحمودة فلها اصول وفروع ومقدمات ومتممات فهي اربعة اضرب الضرب الاول الاصول وهي اربعة كتاب
اللہ عز وجل وسنة رسول علیہ السلام واجماع الامة وآثار الصحابة والاجماع اصل من حيث انه يدل علی السنة
فهو اصل في الدرجة الثانية وكذا الاثر فانه ايضا يدل علی السنة لان الصحابة رض قد شاهدوا الوحي والتنزيل
وادركوا بقرائن الاحوال ما غاب عن غيرهم عيانه وربما لا تحيط العبارات
بما ادرك بالقرائن فمن هذا الوجه رأى العلماء الاقتداء بهم والتمسك بآثارهم وذلك بشرط مخصوص
وعلی وجه مخصوص عند من يراه ولا يليق بيانه بهذا الفن الضرب الثاني الفروع وهو ما فهم من هذه
الاصول لا بموجب الفاظها بل بمعان تنبه لها العقول فاتسع بسببها الفهم حتی فهم من اللفظ الملفوظ
به غيره كما فهم من قوله علیہ السلام لا يقضي القاضي وهو غضبان انه لا يقضي اذا كان حاقنا او جائعا
او متألما بمرض وهذا علی ضربين احدهما ما يتعلق بمصالح الدنيا ويحويه كتب الفقه والمتكفل به الفقهاء والثاني ما يتعلق بمصالح
الآخرة وهو علم احوال القلب واخلاقه المحمودة والمذمومة وما هو مرضي عند اللہ تعالی وما هو مكروه وهو الذي يحويه الشطر
الاخير من هذا الكتاب اعني جملة كتاب احياء العلوم ومنه العلم بما يترشح من القلب علی الجوارح في عباداتها وعاداتها وهو الذي
يحويه الشطر الاول من هذا الكتاب الضرب الثالث المقدمات وهي التي تجري منه مجری الآلات كعلم اللغة

والنحو فانها آلة لعلم كتاب الله وسنة نبيه صلى الله عليه وسلم وليست اللغة والنحو من العلوم الشرعية في انفسها
ولكن يلزم الخوض فيها بسبب الشرع اذ جاءت هذه الشريعة بلغة العرب وكل شريعة لا يظهر الا بلغة فيصير تعلم
تلك اللغة آلة ومن الآلات علم كتابة الخط الا ان ذلك ليس ضروريا اذ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
امياو ولو تصور استقلال الحفظ بجميع ما يسمع لاستغنى عن الكتابة ولكن صار بحكم العجز في الغالب ضروريا القسم
الرابع المتممات وذلك في علم القرآن فانه ينقسم الى ما يتعلق باللفظ كتعلم القرآن ومخارج الحروف والى
ما يتعلق بالمعنى كالتفسير فان اعتماده على النقل اذ اللغة بمجردها لا تستقل به والى ما يتعلق باحكامه كمعرفة
الناسخ والمنسوخ والعام والخاص والنص والظاهر وكيفية استعمال البعض منه مع البعض وهو العلم الذي يسمى
اصول الفقه ويتناول السنة ايضا واما المتممات في الآثار والاخبار فالعلم بالرجال واسمائهم وانسابهم واصحاب
الصحابة وصفاتهم والعلم بالعدالة في الرواة والعلم باحوالهم ليميز الضعيف عن القوي والعلم باعمارهم
ليميز المرسل عن المسند وكذلك ما يتعلق به فهذه هي العلوم الشرعية وكلها محمودة بل كلها من فروض
الكفايات ضمن اهانها فقد كفر كذا في التتمة من اهان الشريعة او المسائل التي لا بد منها كفر ولو تشبه
نفسه باليهود والنصارى اي صورة وسيرة على طريق المزاح والهزل اي ولو على هذا المنوال
كفر اللهم ارنا حقائق الاشياء كما هي توفنا ... والحقنا بالصالحين والله ولي التوفيق ؛ الجواب صحيح محمد علي عفي عنه

كتبه محمد منصور علي خان يوسفي

اسصورت مين ايسے مدرسه مين چنده دينا اور اوسكی اعانت كسی طرح كی كرنی مثيک اعانت
على المعصيت هی مسلمانون كو لازم ہے كه اثم والعدوان كی اعانت سے بچين بقوله تعالى
ولا تعاونوا على الاثم والعدوان الآيه اور ان مدارس مين چنده دين كه جنمين اعانت على البر والتقوى
ہے لقوله تعالى تعاونوا على البر والتقوى الآيه والله اعلم بالصواب بلكه
اگر چنده دے چكے ہون تو واپس كر لينا لازم ہے فقط
والله اعلم كتبه محمد ضياء الدين المرقوم ۲۲ ربيع الثانی يوم
چهارشنبه ۱۳۲۹ ہجری مقدسه نبوی صلعم

الجواب صحيح

جواب استفتا از طرف مولوی محمد کریم اللہ صاحب دہلوی

در سنوح این سانحہ ایمان زدا حیف و وقوع این واقعۂ ہوش ربا وتکون این معاملہ تحیت افزا و حدوث
این حادثۂ الحاد افزا کی تعمیر کرنا اور کروانا بقول و بفعل اس قائل کے ایسے مکان کا امداد سعادت
کرنے ایسے طلبہ کی اور اپنے مال معصوم کو غیر معصوم کرنا اور ہم پلے ہونا اس خوش عقیدہ کے کہ
جسکا حال بدمآل اس سوال مین مذکور ہے بالکل باطل اور ایسے مکان ناپاک کا نام مدرسہ رکھنا اور محل تحصیل
سمجھنا آدمیت سے نکلنا ہے اور زمرۂ حیوانات مین داخل ہونا ہے اعوذ باللہ من الحور بعد الکور بلکہ بالکل ظالم
بلکہ صرف کرنا مال کا ایسے محل مین موجب گندہ ہونا جہنم اور ایسے محل مین ساعی ہونا ہیمہ اور حطب بنا لازم
من بعد امید وار ثواب کا ہونا بروز قیامت بحکم این حاکم کمال نکال سرمدی اور رونق دینی اسکی بیرونقی
دین احمدی اور موجب ہدم بنیاد قرآن اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کیونکہ صارف اموال امیدوار
ثواب کا ہووے اور کیونکر ایسے رہبر کو رہبر سمجھے اور کیونکر قیاس صحیح اور اجماع واقعی کو باطل جانے اور کیونکر
بنائے اسلام بدون قائل ہونے وجود آسمان اور بدون بود ملائکہ اور بدون تحریم منخنقہ اور بدون معراج
اور بدون عموم طوفان وغیرہ قائم رکھے کیونکہ یہ مقدمات بشر اشرہ منصوص علیہا بنص قرآنی اور بحدیث
رسول رحمانی کے ہین گویہ عقیدہ مندانکو ڈھکوسلہ ٹھہراوے ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را
چہ گناہ ٭ راست خواہی ہزار چشم چنان ٭ کور بہتر کہ آفتاب سیاہ ٭ الحاصل معاونت کرنی ایسے غارت
ایمان اور مال کی اور ذریعہ سمجھنا اپنے مال کا خیال خام فی ذی یوان سمجھے کہ مین اپنے ہاتھ سے جہنم مین مکان
تعمیر کرتا ہون اور اپنے اعمال صالحہ کو مٹاتا ہون پس مرد دیندار بلکہ تمامی سنی و شیعی و خارجی و سائر ہنود
و تمامی سکنائے اہل زمین پر واجب اور متحتم ہے کہ ایسے کلام واہی اور ایسے واہی عقیدہ والے پر
عقیدہ اپنا نہ جماوین بلکہ ہر فرد ہر مذہب کا اس شخص کو ہادم بنائے اپنے مذہب کا بوجھے اور اس امر بوچ
پر دل نہ ہاد نہ ہووے اور اپنے دل مین اسکا انجام سوچے کہ کیا جال بچھایا ہے لیکن یہ مصیبت بسبب بد اعتدالی
اس بد اعتدال اور بسبب منکر ہونے قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس کے ناقل آیات وغیرہ
کا نہین ہوا بسبب عدم تسلیم اوسکے ولنعم ما قال من قال ؎ آن کس کہ بقرآن و خبر زو نرہی ٭
اینست جوابش کہ جوابش ندہی ٭ اللہم اعط لہذا الشخص ان یرجع الی الاسلام ویرتد
من الارتداد بفضل ملک المنعام وادخلہ فی شفاعۃ محمد صلی اللہ علیہ والسلام

بمسئلہ ارادہ ... ازدہ تہذیب بانی واصحاب اعلام والاکرام ...

خاتم محمد نبیہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تبارک وتعالیٰ یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا وما یضل بہ
الا الفاسقین الذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون
فی الارض اولئک ہم الخاسرون ۵ حامدًا ومصلیًا رب زدنی علمًا وعقلًا الجواب صحیح بلا ارتیاب
ومجیبہ نجیح ومصاب راعیان حدود الٰہی آصدوا عیان اللّٰہم ارنا الحق کماہی پر جلی ہا نیبغے اطلاع ہو آگاہی
ہوکہ ایسے شخص موسوس ومتبع خناس اور رخنہ انداز فی الشرع اور محکم کنندہ بنیاد کفر وبددینی اور
فتنہ انگیز وفساد آمیز وبانی حدود شرعی کا معین ومعاون ہونا اور ایسے شخص کی تجویزیں مدرسہ موجدہ
مخترعہ ممنوعہ اور ملمعہ کردہ صورۃً باحکام شرع ومعنًا بازیچۂ شیطان ودنیات ایشان وہمسران اویان میں
اہل اسلام وپیروان خیر انام اور صاحبان اہل ہمم وبااکرام کو زر نقد بقدر ہمت کے بطور چندہ کے ابتدا
یا بعد موقوف کرنے مدارس اسلامیہ کے یا علاوہ اسکے دینا یا کفیل مہمات اوسکے کا ہونا یا کسی نہج کی
ایسی سعی ومعاونت کرنی کہ جس سے انعقاد یا صورت قیام مسئلے الدوام مدرسہ موجدہ کا متصور
ہو حرام اور ممنوع اور نادرست وناروا ہے فقط ....

محمد یعقوب ۱۲۷۰ ... عفی عنہ

جواب استفتا از طرف علماے رام پور

الجواب درست نہیں ہے لقولہ تعالیٰ تعاونوا علی البر والتقویٰ ؎
ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واللہ اعلم نمقہ العبد الاثم الاواہ ؎ ہو اللہ الصمد
محمد سعد اللہ عفی عنہ

بے شک درست نہیں ہے بلکہ حرام اور کفر ہے للآیۃ
المذکورۃ ولقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الدال علی
الخیر کفاعلہ والدال علی الشر کفاعلہ واللہ تعالیٰ اعلم
وعلمہ احکم نمقہ عبد الاثیم
عبد الکریم عفی عنہ ...

غلام اکبر خان ... محمد عبد الکریم ولد

اللہ شریعت رسول خادم قاضی ومفتی محمد سعد اللہ سنہ ۱۲۷۸ ہجری

الجواب صحیح — الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال — المجیب مصیب

اسعد اللہ بن عفی ۱۳۰۲ لطف اللہ

مدرس مدرسہ

مدرس

غلام اکبر خان عبید اللہ خان ولد

منظور الحق ۱۲

الجواب صحیح بلا مریہ

محمد ریاض الدین ۱۲۵۳

خط

جوکہ ایک خط مع استفتا برادو ستخط خدمت مین مولوی محمد احسن صاحب مدرس اسکول سرکار واقع بریلی بھیجا تھا جواب اوس کا مورخہ ۱۴ جولائی مطابق ۶ جمادی الثانی سنہ حال موصولہ ۸ جمادی الثانی جو یہان آیا درج اخبار ہوتا ہے فقط

جناب مخدوم بندہ زاد مجدہم

بس از سلام مسنون التماس ہے بورود نامہ ممتاز ہوا استفتاے مرسلہ بھی پہونچا جواب اوسکا بدون رجوع کتب کے دشوار ہے اور رجوع کتب کی بھی فرصت درکار ہے میری دانست مین جو جواب مولوی عبد الحی صاحب نے لکھا ہے کافی و وافی ہے جب اوسکو طبع فرمائیے میرا نام بھی اوسکے ذیل مین درج فرمائیے فقط

الراقم محمد احسن عفی عنہ

چونکہ یہ استفتا مع تحریر بدستخط مولوی عبد الحی صاحب نمبر ۱۶ مین طبع ہو چکا ہے لہذا اس مقام پر تحریر مولوی محمد احسن صاحب کی درج کی گئی فقط

جواب استفتا از طرف مولوی محمد امداد العلی صاحب امروہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو شخص کہ ہمکو متعدد مسائل مین مسلمانون سے اختلاف ہے صادق مسلمان نہین ہو الا لفظ مسلمانونکا ساتھ لفظ بعض کے مقید کرنا اسی سبب سے نسبت شریعت غرا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی المخالف بیٹھا ہی اور بیحیائی سے کہتا ہے چنانچہ لفظ بدعات محدثات اور غلط خیال اجماع اور خطاے اجتہادات اور ڈھکوسلہ قیاسات اور شکنجہ اصول فقہ مخترعہ وغیرہ کہتا ہے اور یہی کہتا ہے کہ اکثر عالمون نے

قرآن مجید مین غلط فہمی کی ہی اور تفسیرین یہودیون کے قصون سے بھری ہین یہ اقوال اوسکے دلالت
کرتے ہین جہالت اور بطالت اور بیدینی اور بیحیائی اوسکی پر اور بھی کہتا ہی تفاسیر رومن کیتھلک کے فرقہ سے
اخذ کی ہین اور احادیث کی کتابون کی کوئی حدیث قابل یقین نہین سیر کی کتابین مانند مہابھارت والف لیلہ
کے ہی یہ الفاظ بے ادبی اور بے حیائی کے نسبت تفاسیر معتبرہ کے اور نسبت احادیث صحیحہ کے خصوصاً وہ کہ احادیث
مطابق ہین مضامین قرآن مجید کے دلالت کرتی ہین بکمال خباثت اور بیدینی اوسکی پر اور بھی حجیت اس
امت اور فرضیت اتباع اجماع کی اور منعی ہونا مخالف اوسکے کا اور حجت قطعی ہونا قیاس شرعی کا ثابت ہی
قرآن مجید سے قال اللہ تعالی وتبارک کُنتُم خَیرَ اُمَّةٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ تَأمُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَتَنهَونَ
عَنِ المُنکَرِ وَتُؤمِنُونَ بِاللہِ ایضاً وَکَذٰلِکَ جَعَلنٰکُم اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَکُونُوا شُهَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُونَ
الرَّسُولُ عَلَیکُم شَهِیدًا ایضاً فَاعتَبِرُوا یٰۤاُولِی الاَبصَارِ پس انکار اون امور کا کہ ثابت ہین قرآن
مجید اور دلائل یقینیہ سے اور اجماع امت سے اور انکار وجود شیطان لعین کا اور آسمان میں اور ملائکہ
مقربین اور عموم طوفان نوح اور عموم بعثت اونکی کا کہ ثابت ہی فرقان حمید سے کفر ہے اور منکر انکا دیو مرید ہی
اور حلال کہنے والا جانور منخنقہ کا لائق ہی گلا گھونٹنے اور تعذیب کے اور قرار دینے والا معراج شریف کو کہ
ثابت ہی قرآن مجید اور احادیث رسول حمید سے بیداری مین بیچ خواب کے سخت ملحد ہی اور اصرار کرنیوالا جواز
تصویر ذی روح پر مثل جانور لا یعقل کے ہی پس چندہ دینا ایسے شخص کو نئے مدرسہ ضرار کے لیئے ہرگز
جائز نہین بلکہ حرام اور ممنوع ہی اور چندہ دینا مدارس اسلامیہ دینیہ مذکورہ مین بہت خوب اور ضروری ہی



اور ساعی اوسمین مثاب وماجور ہی ان شاء اللہ الرب الغفور ٭ کتبہ محمد ملا علی امروہی
ہذا الجواب حق والمجیب محق ...... کریم بخش عفی عنہ

ہو اللہ الصمد

یہ شخص تو مسلمان قطعاً نہین اسلیئے کہ کہتا ہی تفسیرین یہودیون کے قصون سے بھری ہوئی ہین اور وہ رومن
کیتھلک کے فرقہ سے اخذ کی گئی ہین انتہی فی الحقیقہ یہ نسبت تفسیرون کے نہین کہا بلکہ در پردہ طعن ہی قرآن مجید
کے حالت پر گویا یون کہا کہ قصص یہودیون کے جو قرآن مین مذکور ہین سب رومن کیتھلک کے فرقہ سے
ماخوذ ہین اسلیے جو قصص قرآن کے ہین بعینہ وہی تو تفاسیر مین مذکور ہین اگر فرق ہی تو لفظ اجمال و
تفصیل کا فرق ہی اور مجمل اور مفصل کا اصل مضمون ایک ہی ہوتا ہی بلکہ یہ کہنا قصص مذکورہ فی القرآن

روس کیتھلک کے فرقہ سے ماخوذ ہین تو صریح انکار من جانب اللہ ہونیکا کیا یہ کفر قطعی ہی اور دوسرے یہ ہی کہ یہ شخص تمام
جہان کے مسلمین کاملین کے برخلاف ہی پس موعود بجہنم ہوا قال اللہ تعالی و تبارک من یتبع غیر سبیل المومنین نولہ
ماتولی و نصلہ جہنم و ساءت مصیرا ○ محمد آل حسن عفی اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ شخص بظاہر مسلمان آپکو قرار دیکر بباطن ارادہ تخریب اسلام کا کرتا ہی اور یہ شخص بیدین ہی اور منافق
مذبذبین بین ذلک لا الی ھؤلاء و لا الی ھؤلاء یہود اور نصاری مین سے نہین ہی ورنہ اہل اسلام سے
مذہب عامہ جمہور اسلام سے اختلاف کرنا اور نام اوسکا ٹھینٹ اسلام رکھنا کمال بیعقلی شخص مذکور پر
دلالت کرتا ہی فقط سید شبیر علی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواب استفتا از طرف علما ملکی بھوپال

جواب اس سوال کا اگرچہ مستدعی تفصیل اور لائق تطویل ہی لیکن بوا دید اختلال عقیدہ صاحب اقوال مندرجۂ
سوال و ضیق مجال اجمال پر اکتفا کیا جاتا ہی کہ یہ شخص بادیہ پیمای دار بوار صاحب عقیدہ اہل نار منکر ضروریات
دین و متبع غیر سبیل المومنین و سواد اعظم کافہ مسلمین ہے اور اونکی گمراہی و ضلال اور سوء حال پر کریمہ و من
یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ماتولی و نصلہ جہنم و ساءت مصیرا بوجہ اتم دال ہی اور تفرد بنا ایسے مدرسہ کہ مخفر
از تلبیس ابلیس ہے سراسر معصیت اور عین قباحت ہی بلکہ فی الحقیقۃ شرک شرک و شرک بدعت و ضلالت ہی چنانچہ
ارباب دانش گرامی منش پر یہ امر روشن و مبرہن ہی اور اگرچہ ہر فرد بشر اپنا عقیدہ اور مذہب کو بہتر جانتا ہی
مگر وہ عقیدہ و دین پیش رب العالمین مقبول ہی کہ جسمین نہ شرک کا شمول اور نہ بدعت معمول ہو لیکن وہ مذہب
و طریق جو اعتقاد توحید سے معمور اور شرک و بدعت سے دور ہو دین واجب الیقین اور موافق شریعت سید
المرسلین کی ہے اور وہی ایمان بالغیب بلا شک و ریب ہے اور اسیطرح بہتر وہی بشر ملحوظ نظر خالق اکبر ہی کہ جو محب و متبع
خیر البشر ساقی کوثر ہو اور وہی شخص مستحق مغفرت و مورد عنایت جناب احدیت ہی کہ جو ثابت اوپر طریق سنت
رسول مختار حبیب کردگار و صحابۂ اخیار ہو چنانچہ مصداق اس اطلاق کی یہ خبر پیغمبر شفیع روز محشر ہی کہ ستفترق
امتی علی ثلث و سبعین فرقۃ کلھم فی النار الا واحدۃ وہم الذین ما انا علیہ و اصحابی پس جو شخص اس طریق ناجیہ
ناجیہ سے برخلاف اور اوس جادہ اور شیوہ سے انحراف پر ہو تو وہ در پردہ نہ قول رسول کو قبول او

نہ اوسکی تعلیم کو تسلیم کرتا ہی وماذا بعد الحق الا الضلال اور ہر گاہ کہ خلاف طریق سنت وجماعت کے اختیار کرنا عین معصیت وضلالت ہوا تو ہی سو اعانت وامداد اور صرف اموال ایسے محل مین جہل اور عند اللہ عمل بلا بدل ہی بلکہ بنص قرآنی وکلام یزدانی ممنوع ونامشروع ہی کما قال تعالی وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان اور جو لوگ زر چندہ کو مدارس اسلامیہ سے موقوف کر کے مدرسہ تلبیس ابلیس مین صرف کرین وہ مصداق اس آیت کریمہ کی بالاتفاق ہین اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالہدی فما ربحت تجارتہم وما کانوا مہتدین ○ اور جواب مفصل اور مطول مبین فساد ہر ہر عقیدہ باطلہ شخص مذکور بدلائل عقلیہ ونقلیہ جداگانہ مسطور ہوگا اور عقب سے نزدیک سائل کے پہونچیگا واللہ ولی الہدایۃ ومنہ التوفیق والعنایۃ فقط المجیب العبد المنیب زین العابدین قاضی حال بھوپال عفا اللہ عنہ آمین

الجواب صحیح وحق صریح
احقر الکل احمد گل عفی عنہ

المجیب مصیب
کتبہ محمد جان عفا عنہ الرحمن

قد اصاب من اجاب
سید محمد عفا عنہ الصمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شخص مذکور اگرچہ بذات خود بباعث انکار ضروریات دین کے بادیہ پیمائے دار البوار ہی لیکن بدتر اوس سے یہ ہے کہ ضال مذکور بحیلہ دام گستری احداث مدرسہ تلبیس نائب ابلیس ہو کر مضل دوسرونکا ہوا چاہتا ہی اور خلق خدا کو دام شیطانی کے حیلہ سے گمراہ کیا چاہتا ہی اور جو شخص چندہ مدرسہ دام شیطانی مذکور مین شریک ہوگا بموجب اس حدیث شریف کے ہادم بنائے اسلام ہوگا نعوذ باللہ من ذلک اور جواب مرقومہ صحیح ہی لا ریب فیہ

من اعان اہل البدعۃ فقد ہدم الاسلام

حررہ المعتصم بحبل اللہ محمد سید عبد اللہ
مفتی حال بھوپال

اصاب من اجاب
مفتی محمد رسول عفی عنہ ....

المجیب مصیب
ذو الفقار احمد ....

استفتا و جواب مجتہدین مذہب امامیہ مشعر بر چندہ نہ دینے مدرسہ خیالی سید احمد خانصاحب بہادر کے

کیا فرماتے ہین علماے اسلام اسمین - کہ علیگڈھ کانپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور وغیرہ بلاد مین مدارس اسلامیہ جنمین صرف و نحو فقہ اصول حدیث تفسیر فرائض منطق حکمت پڑھی جاتی ہی مسلمانون کے چندہ سے مقرر ہین اب ایک شخص جسکے یہ اقوال ہین کہ ہمکو متعدد مسائل مین مسلمانون سے اختلاف ہی جو مذہب نیچر یعنی اصلی حالات فطرت انسانی کے خلاف ہی وہ صحیح نہین اور جو نیچر کے مطابق ہین وہ صرف ایک مذہب ہی جسکو مین ٹھینٹ اسلام کہتا ہون جو بدعات محدثات او غلط خیال اجماع سے او خطاے اجتہادات سے اور ڈھکوسلہ قیاسات اور شکنجہ اصول فقہ مخترعہ سے مبرا ہو اور مین سمجھتا ہون کہ جو شخص تقلید سے علاحدہ ہوکر غور کریگا یقینی جانیگا کہ اکثر عالمون نے قرآن مجید کی حالت کے نسبت غلط فہمی کی ہی تفسیرین یہودیون کے قصون سے بھری ہوئی ہین اور رومن کیتھلک کے فرقہ سے اخذ کی گئی ہین احادیث کی کتابون کی کوئی حدیث قابل یقین نہین سیر کی کتابین مانند مہابھارت و الف لیلہ کے قصے کے ہین اور سواے اسکے اوسکو انکار ہی وجود شیطان اور وجود آسمان اور ملائکہ اور عموم طوفان نوح اور عموم بعثت حضرت نوح سے پرند مختنقہ کو جسکو نصارے نے گلا گھونٹ کے مار ڈالا ہو حلال کہتا ہی معراج کو ایک خواب قرار دیتا ہی تصویر کھینچنے پر اصرار رکھتا ہی او سود کو جائز سمجھتا ہے اور اس قسم کی بہت امور اس شخص کی راے مین موجب تہذیب ہین ایک نیا مدرسہ اس تمہید سے مقرر کرنا چاہتا ہے کہ مدارس اسلامیہ موجودہ مانند مدرسہ علیگڈھ کانپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور وغیرہ لغو اور بیفائدہ ہین کچھ اونسے قومی اور تہذیب اور آزادگی حاصل نہین ہوتی ہی بلکہ عمر اون مین ضائع ہوتی ہی اور ہمیشہ آدمی اون مدارس مین پڑھنے سے غلامی کی حالت مین رہتا ہی مدرسہ جدیدہ مین تعلیم علوم دینی اور علوم دنیاوی اوس طریقہ سے ہوگی جس سے تہذیب اور آزادگی حاصل ہو تب اس مدرسہ جدیدہ مین جسکو ایسا شخص بدعقیدہ اس منشا سے کہ اسمین تربیت اور تعلیم مذہبی اور غیر مذہبی اوس طریقہ سے ہو کہ جس سے وہ تہذیب جو میری راے مین ہی حاصل ہو اور وہ بے تہذیبی اور قید جو تعلیم مدارس اسلامیہ موجودہ سے حاصل ہے

رفع ہو بنانا چاہتا ہی مسلمانون کو ابتدائً یا بعد موقوف کرنے چندہ مدارس اسلامیہ موجودہ کے چندہ دینا باوجود خوف اعانت کے معصیت پر درست ہی یا نہین بینوا توجروا فقط

الجواب

احد الصمد ۱۲۸۳ لا اله الا الله محمد السید عباس بن حسین بن السید

وتعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان واتقوا الله ان الله شديد العقاب ۝ العبد

ہو اللہ الصمد قال اللہ سبحانہ فی محکم الکتاب وتعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب ۝ حاصل معنی واللہ اعلم یہ ہی کہ باہم دیگر اعانت کرو تم اوپر نیکی اور پرہیز گاری کے اور ایک دوسرے کی اعانت نکرو اوپر گناہ اور تعدی کے اور ڈرو تم خدا سے تحقیق کہ خدا کا عذاب سخت ہی متابعت اس آیہ کی سب کو کرنی چاہیے فقط من السید محمد عباس جعلہ اللہ من الصابرین فی السراء والضراء وحین الباس کتبہ بخطہ

استفتا نسبت ترجمہ باب اول حصہ پنجم تاریخ مسلمانان منجملہ تاریخ ہندوستان مولفہ آنریبل مونٹ اسٹورٹ الفنسٹن صاحب سابق گورنر بمبئی جسکو سید احمد خانصاحب بہادر جج عدالت خفیفہ بنارس نے لکھا اس وجہ سے کہ جو اوس مین توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مذکور تھی مترجم نے اوسکا ترجمہ تو لکھا لیکن اوس توہین کو کچھ دفع نہ کیا جسطرح کہ عادت مترجم کی اوس تاریخ مین بعض جگہہ کچھ لکھنے کی اپنی طرف سے ہی

ما قولکم رحمکم اللہ تعالی

اس مسئلہ مین کہ ایک انگریزی کتاب جس مین کلمات توہین بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھے ہون اور اہل اسلام کو اوسکی خبر نہو اوس کا ترجمہ

اردو اسطرح پر کرنا کہ کلمات اہانت اوس ترجمے مین موجود رہین اور ناراضی اون سے ظاہر نکی جاوے اور باوجود قدرت وعدم مانع کے اوسکا رد نکیا جاوے اور اوسکی شہرت ورواج دینے مین سعی بلیغ کیجاوے شرع کیا حکم رکھتا ہی بینوا توجروا ؁

عبارت ترجمہ جس سے اہانت نکلتی ہی

غرضکہ وہ ایسی قوم تھی جسمین سے وہ پیغمبر باطل پیدا ہوئے جبکہ انھون نے ایک دولتمند بی بی یعنی خدیجہ سے نکاح کرلیا تو بہت جلد فارغ البالی حاصل ہوئی اور ان کامون مین جن پر اونکی طبیعت بہت راغب تھی مصروف ہونیکا موقع اور فرصت ملی ملک عرب ایک خشک ملک ہی اور وہان قدرتی زرخیزی یعنی درخت اور سبزہ اور دریا وغیرہ بہت کم بلکہ بالکل نہین اسلیے اہل عرب کی طبیعت کا یہ تقاضا ہی کہ وہ ایسی ایسی باتون اور خیالون پر مائل ہوین جو جی ہی مین سے پیدا ہوتے ہون پس محمد کو ایسے تصورات و خیالات مین دل لگانیکا موقع ملا چنانچہ اسی غرض سے ہمیشہ کوہ حرا مین جاتے تھے اور گوشہ نشین ہونے کی عادت کرتے تھے معلوم ہوتا ہی کہ محمد ابتدا میں اپنی وعظ مین صادق اور صاف دل تھے اور اگرچہ بعد از ان لوگون کے مقابلہ سے طیش کھاکر انھون نے اپنے دعوون کی تائید فریب سے کرنی چاہی اور رفتہ رفتہ مکر اور دھوکہ بازی کی عادت ہوگئی گو اونکی گرمجوشی کی اصل کچھ ہی ہو اور اونکے مسئلہ کی خوبی کیسی ہی ہو مگر جس سختی اور ظلم کے ساتھ اس مسئلہ کا وعظ اور تعلیم لوگون کو کی گئی اور اوسکے باعث جو تعصب اور خونریزی کے فسادون مین ہوئی اسکے لحاظ سے اس مسئلہ کے موجد کو انسانون کے نہایت بڑے دشمنون مین شمار کرنا چاہیے فقط

ہو الملہم للحق والصواب

اشاعت تنقیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بضمن ترجمہ وحکایت عن الغیر ہو بدون رد وقبول محکی عنہ کے باوجود قدرت وعدم مانع کی کمال مداہنت فی الدین بل منجر الی الکفر والارتداد عوما الاسلام ہی اسواسطے کہ ایسی حکایت بلاشک موجب ایذای آنحضرت علیہ السلام ہی کہ رفع اوسکا ہر مومن پر جو اوسپر مطلع ہو واجب وفرض ہی شفای عیاض مین مذکور القیام بحق النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم واجب وحمایۃ عرضہ متعین ونصرتہ عن الاذی حیا ومیتا مستحق علی کل مومن انتہی ای ہو فرض علی کل من بلغہ قالہ الخفاجی وقد قال اللہ تعالی والذین یوذون رسول اللہ لہم عذاب الیم ان الذین یؤذون

اللہ ورسولہ لعنہم اللہ الآیہ وفی الشفاء اعلم وفقنا اللہ وایاک ان جمیع من سب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم او عابہ او الحق نقصا فی نفسہ او نسبہ او دینہ او خصلۃ من خصالہ او عرض بہ او شبہہ بشیء
علی طریق السب لہ او الازراء علیہ او التصغیر لشانہ او الغض او العیب لہ فہو ساب والحکم فیہ حکم
الساب آہ اور نیز شفاء سے مذکور ہین بعد ذکر اوس شخص کے جو تنقیص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور سے نقل کرے مسطور ہے فاما ان القائل لذلک ممن تصدی لان یوخذ عنہ العلم او روایۃ الحدیث
او یقطع بحکمہ او شہادتہ او فتیاہ فی الحقوق وجب علی سامعہ الاشادۃ بما سمعہ منہ وتنفیر الناس عنہ والشہادۃ علیہ
بما قالہ او سریرتہ وجب علی من بلغہ ذلک من ائمۃ المسلمین انکارہ وبیان کفرہ وفساد قولہ لقطع ضررہ عن المسلمین
وقیاما بحق سید المرسلین وکذلک ان کان ممن یعظ العامۃ او یودب الصبیان فان من ہذہ سریرتہ لا یومن علی القاء ذلک فی
قلوبہم وقد حکی ان رجلا سال مالکا عمن یقول القرآن مخلوق فقال الامام مالک قائلہ کافر فاقتلوہ فقال انما
حکیتہ عن غیری فقال مالک انما سمعنا منک وہذا علی الزجر والتغلیظ بدلیل انہ لم ینفذ قتلہ وبعد ان ثبتت
روایۃ اشعار ہجوہ صلی اللہ علیہ وسلم وسبہ فحکمہ ہذا حکم الساب نفسہ وقال ابو عبید القاسم
بن سلام من حفظ شطر بیت مما ہجی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہو کفر وقد ذکر بعض من الف فی
الاجماع اجماع المسلمین علی تحریم روایۃ ما ہجی بہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وکتابتہ وقراءتہ وترکہ
متی وجد دون محو انتہی مختصرا اور فتاوی قاضیخان مین مذکور ہے اذا عاب الرجل النبی علیہ السلام
فی شیء کان کافرا انتہی واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب کتبہ العبد الاثم الاواہ

محمد سعد اللہ عفی عنہ

ان ہذا الجواب قرین بالحق والصواب انا احقر الطلاب

ان ہذا الجواب صحیح

ظہور الحق ۱۲۵۸

محمد لطف اللہ ۱۲۶۵

خادم شریعت رسول اللہ قاضی مفتی محمد سعد اللہ سنہ ۱۲۷۸ ہجری

الجواب ہو الجواب واللہ اعلم بالصواب

محمد مظہر علی

الجواب صحیح

محمد نور النبی ۱۲۸۱

محمد حبیب اللہ ۱۲۶۴

جواب

اس ترجمہ مین صریح کلمات کفر کے ہین جو شخص اس ترجمہ کو تعلیم کریگا اور رواج دیگا اور اون کلمات
کو اچھا جانیگا اور اوسکے رواج پر راضی ہوگا اور مسلمانون کو اوسکے پڑھانے اور تعلیم پر رغبت

دلاویگا بیشک وہ شخص کافر مردود ہوگا اور دشمن اور مخالف اللہ تعالی و محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ہوگا اور مسلمانون کو ہرگز اس ترجمہ کا پڑھنا جائز اور درست نہیں ہی بلکہ حرام ہے
اسواسطے کہ اوسکے پڑھنے سے دین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکلجاتا ہی اور لائق
دوزخ ابدی کا ہوتا ہی چنانچہ آیات قرآن شریف سے یہ مضمون معلوم ہوتا ہی ومن یشاقق
الرسول من بعد ما تبین لہ الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا
اور دوسری آیۃ یہ ہی ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وهو فی الآخرۃ من الخاسرین
اور تیسری آیۃ یہ ہی ذلک بانہم شاقوا اللہ ورسولہ ومن یشاقق اللہ ورسولہ فان اللہ
شدید العقاب ذلکم فذوقوہ وان للکافرین عذاب النار اور چوتھی آیۃ یہ ہی ان الذین
کفروا باللہ وظلموا بہ نبیہ بکتمان نعتہ لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم طریقا من الطرق
الا طریق جہنم ای الطریق المودی الیہا خالدین مقدرین الخلود فیہا اذا دخلوہا ابدا وکان ذلک
علی اللہ یسیرا جلالین اور پانچوین آیۃ یہ ہی ان الذین آمنوا بموسی وہم الیہود ثم کفروا
لعبادۃ العجل ثم آمنوا بعدہ ثم کفروا بعیسی ثم ازدادوا کفرا بمحمد لم یکن اللہ لیغفر لہم ما اقاموا علیہ
ولا لیہدیہم سبیلا طریقا الی الحق ۱۲ جلالین اور آیات شریفہ اسطرحکی مضمونکی کلام اللہ شریف
مین بہت موجود ہین لیکن واسطے نصیحت کے یہی آیات ممدوحہ کافی اور شافی ہین ۱۲ محمد عالم علی عفی عنہ

محمد عالم علی ۱۲۸۳

الجواب

توہین جناب پاک سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیمات کفر ہی من سب الرسول
صلی اللہ علیہ وسلم فانہ مرتد کذا فی الدر المختار من قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہزم فی
بعض غزواتہ ساب فان تاب فیہا والا قتل کذا فی زاد اللبیب من جوز زوال العقل عن الانبیاء
یخشی علیہ الکفر ومن جوز زوال النبوۃ من نبی فانہ بصیر کافرا کذا فی تمہید العقائد لو قال
جامہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ریمناک بود او قال قد کان طویل الظفر فقد قیل یکفر مطلقا وقد قیل
یکفر اذا قال علی وجہ الاہانۃ وافتی ابو الحسن القابسی رح فیمن قال فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الجمال او یتیم ابیطالب بالقتل وقال صاحب سحنون من قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان اسود یقتل وکذلک حکم من غمضہ او عزہ برعایۃ الغنم او السہو والنسیان او السحر او ما اصابہ

من جرح او نہ ثبتہ لبعض جیوشہ او اذی من عدوہ او شدۃ من زمنہ او بالمیل الی نسائہ فحکم ہذا
القسم کلہ لمن قصد بہ النقیص القتل کذا قال الحلبی من شبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشیٔ علی طریق السب
والازراء علیہ والتصغیر لشانہ او البغض منہ او العیب لہ فہو ساب یقتل وان کان القائل لما قال
فی جنبہ علیہ السلام غیر قاصد للسب والازراء ولا معتقد لہ ولکنہ تکلم فی جہتہ علیہ السلام بکلمۃ الکفر سبہ
او تکذیبہ او اضافہ ما لا یجوز علیہ او نفی ما یجب لہ مما ہو فی حقہ علیہ السلام النقیصۃ ان ظہر بدلیل حالہ
انہ لم یتعمد ذمہ ولم یقصد سبہ فحکم ہذا الوجہ حکم الوجہ الاول کذا فی الشفاء ان عبارتون سے صاف ظاہر
ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کلمات توہین زبان پہ لانے بے ارادہ توہین کے بھی کفر
ہین بلکہ روایت کرنی ایسی کلمات کی بھی کفر ہی روایتہ اشعار ہجوہ علیہ السلام فحکم ہذا حکم الساب
نفسہ لو اخذہ بقولہ ولا تنفعہ نسبتہ الی غیرہ فیبادر بقتلہ وقد قال ابو عبیدۃ رح فیمن حفظ شطر بیت مما
ہجی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہو کفر کذا فی الشفاء ایضا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ تو بہت ہی
بڑا ہی جو لوگ کہ آنحضرت سے کوئی خاص نسبت رکھتے ہین اونکی تحقیر بھی کفر لکھی ہی من قال بعالم
عویلم او بعلوی علیوی ای بصیغۃ التصغیر للتحقیر کفر کذا فی شرح الفقہ الاکبر اسصورت مین کلمات توہین
اور تکذیب جناب حضرت سید الاولین والآخرین جیسی سوال مین مذکور ہین یہان انگریزی سے
اردو مین ترجمہ کرنا اور اوسکا رواج دینا بے اکراہ بادشاہ کے بلا شبہ کفر ہی اور نصرانیت محض
اسواسطے کہ بادشاہ نصاری کیطرف سے اہل اسلام کو ترغیب بھی ان امور کی نہین ہے جائے
اکراہ لیس جو شخص اس عہد مین ایسا کام کریگا تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہ ان کلمات کو برا نہین جانتا
اور اونکے رواج پر راضی ہی اور راغب ہی اور رضا اور رغبت توہین اور تکذیب سید المرسلین پہ
عین کفر ہی اور جو اکراہ کہ شریعت مین عذر ہو سکتی تہی وہ یہ ہی کہ کوئی کافر بادشاہ کہے کہ تو اونہ
آنحضرت کی کر ورنہ تجکو قتل کرونگا یا تیرا کوئی عضو کاٹ ڈالونگا اور اس شخص کو بھی گمان
غالب ہو کہ یہ بادشاہ ایسا ہی کریگا تو اسحالت مین ایسے کلمات زبان پہ



جاری کرنا اور دل سے اونکا انکار رکھنا اگرچہ کفر نہین ہی مگر نکہنا اور مارا جانا بہتر
اور ثواب ہی جیسا نچہ در المختار وغیرہ کتابون مین مذکور ہی فقط محمد حسین تمنا

الجواب صحیح واللہ ورحبیب المصیب اللہم لا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ہمنا ولا مبلغ علمنا

ولا غایۃ رغبتنا ونعوذبک من علم لا ینفع ومن شر کل غبی یطغینا کتبہ محمد احسن الصدیقی

محمد احسن صدیقی

الجواب

انظروا الی ما قال ولا تنظروا الی من قال اقول وبہ نستعین کہ کلمات توہین نسبت
بذات پاک افضل الرسل واعظمہم عند اللہ قدرا ومرتبۃ کہ درج استفتا ہین انکے کلمات کفر
ہونمین کسیطرحکا شک اور شبہ نہین کیونکہ اصل اور بنیاد دین اور ایمان کے تصدیق رسالت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی تمام ضروریات دین کیا بلکہ خود دین اسلام اسپر متفرع اور مبنی
ہی پس اس قسم کے کلمات کاذبہ باطلہ کا بلا اکراہ اور الجا کہ جسمین خوف جان کا ہو زبان پر
لانا اعم اس سے کہ اوس کے قایل کے کچھ ہی غایت اور غرض ہو دائرہ اسلام سے
خارج ہونا اور ربقہ ایمان سے اپنے تئین باہر کرنا ہی اسواسطے کہ اشاعت ان عبارات کی
اگر بغرض تصدیق اور سچا سمجھ لینے کسی دشمن عقل کے ان حکایات کاذبہ اور ترہات واہیہ کو ہو تو
ظاہر ہی کہ یہ کام سوائے کافر اور مرتد کے دوسرے کا ہرگز نہین ہو سکتا اور اگر منظور اس رواج
اور شہرت سے کوئی اور غرض خاص مثل وجاہت اور نام آوری وغیرہ کے مرکوز خاطر کے ہو تو بھی
مرتکب ایسے فعل شنیع کا کافر ہی ہوگا کہ اوسنے بخیال حصول اپنی ایک غرض نفسانی کی کلمات توہین
کہ بالکل جھوٹھ اور افترائے محض ہین نسبت سرور انبیا علیہ افضل الصلوۃ والثنا کے اپنی زبان
پہ لانا اور اپنی قلم سے اونکا ترجمہ کرکے بذریعہ چھاپنے کے تشہیر عوام اور خواص کرنا پسند رکھا اور
تجویز کیا کہ اوسکے نزدیک غرض نفسانی کا حاصل ہونا مقابلہ ایسے کفریات کے راجح اور مقدم
ٹھہرا اور یہ بھی واضح ہو کہ ایسے شخص کے حق مین وہ جو بعض محتاطین نے بیچ انکار غیر ضروریات
دین کے ایک فرق نازک نکال کے فرمایا ہی کہ التزام کفر سے کافر ہوتا ہی نہ لزوم کفر سے
کچھ مفید نہوگا اسواسطے کہ اول تو یہ فرق غیر ضروریات مین ہی ضروری مین بالفور تعین دوسرے
لزوم کفر کی تقدیر پر ثبوت کفر کا تو لا کلام فیہ ہوگا البتہ اثبات کفر اور اطلاق اوسکا
ایسے شخص پر احتیاطاً جائے سخن رہیگا بہر حال اسارت حال اور شناعت مقال ایسے
شخص کے ہرگز کسی محمل صحیح اور محل درست پر کہ جسے تکفیر اوسکی تردد فیہ ہو حسب قانون
ملت مصطفویہ اور دستور شریعت بیضا حنفیہ کے ٹھیک نہین بیٹھتے واللہ اعلم عبد اللہ

۱۲۹۱

ومانا من المتکلفین بہ فقط فقیر احمد حسن عفی عنہ

احمد حسن حب دل مرتضی

اقول وباللہ التوفیق کہ توہین وتحقیر بہ نسبت ذات پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شبہ کفر ہی اور جو کتاب کہ اوسمین کلمات توہین وتحقیر وتنقیص بہ نسبت حضور کے لکھے ہون معتقد اور مروج اوسکا بیشک کافر ومردود ہی شیخ ابن ابی جمرہ رحمۃ اللہ نے بہجۃ النفوس شرح مختصر صحیح بخاری مین لکھا ہی نقل الکل ان من قال لفظاً یدل علی شیٔ من التنقیص فی حقہ علیہ السلام من ای وجہ کان او ازدراء بہ ای شانہ او شانہ بہ شیئاً ما من ای المحتملات والوجوہ کان یقتل الخ اور اشباہ مین لکھا ہی ویکفر اذا شک فی صدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم او سبہ او نقصہ او صغرہ الخ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین فقط سید شاہ علی عفی عنہ

محبوب علی سید شاہ علی ولدہ

اعلم ان الاستخفاف بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کفر فکل من عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحق بہ نقصا فی نفسہ او نسبہ او خصلۃ من خصالہ او نسب الیہ ما لا یلیق بمنصبہ کفر لیستحل ذلک او یعتقد الحرمۃ قال القونوی ولو تلفظ بکلمۃ الکفر طائعا غیر معتقد لہ یکفر لانہ راض بمباشرتہ وان لم یرض بحکمہ کالہازل بہ فانہ یکفر وان لم یرض بحکمہ ولا یعذر بالجہل وہذا عند عامۃ العلماء خلافا للبعض وفی الخلاصۃ روی عن ابی یوسف رحمہ اللہ انہ قیل بحضرۃ الخلیفۃ المامون ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحب القرع فقال رجل انا لا احبہ فامر ابو یوسف رحمہ اللہ باحضار النطع والسیف فقال الرجل استغفر اللہ مما ذکرتہ ومن جمیع ما یوجب الکفر اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ فترکہ ولم یقتلہ انتہی نقل الفاضل الحلبی عن محمد بن سحنون اجمع العلماء علی ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمتنقص لہ کافر والوعید جار علیہ بعذاب اللہ تعالی وحکمہ عند الائمۃ القتل ومن شک فی کفرہ وعذابہ کفر وعن ابن غیاث الکتاب والسنۃ موجبان ان من قصد النبی صلی اللہ علیہ وسلم باذی او نقص معرضا او مصرحا وان قل فقتلہ واجب فی فتاوی قاضیخان اذا عاب الرجل النبی علیہ السلام فی شیٔ کان کافرا قال بعض العلماء لو قال لشعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم شعیر فقد کفر وعن ابی حفص الکبیر رحمہ اللہ من عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشعرۃ من شعراتہ فقد کفر وذکر فی الاصل ان شتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کفر ولو قال جن النبی علیہ السلام ذکر فی نوادر الصلوۃ انہ کفر ویجوز ان یقال اغمی علی النبی علیہ الصلوۃ والسلام انتہی بلفظہ قال

صاحب الشفاء وقد تقدم الکلام فی قتل القاصد سبه والازراء به فهذا وجه بین بلا اشکال فی وجوب
القتل فیه والوجه الثانی لاحق به فی البیان والجلاء وهو ان یکون القائل لما قال فی جهته صلی اللہ علیه
وسلم غیر قاصد للسب والازراء ولا معتقد اله ولکنه تکلم فی جهته بکلمة لا یلیق به من سبه او تکذیبه او
اضافة ما فی حقه صلی اللہ علیه وسلم نقیصته مثل ان ینسب الیه اتیان کبیرة او مداهنة فی تبلیغ الرسالة
او التعرض لشرف نسبه او وفور علمه وزهده ویاتی بسفهه من القول وقبیح من الکلام وان ظهر بدلیل
حاله انه لم یتعمد ذمه ولم یقصد سبه اما الجهالة حملته علی ما قال او الزجر او السکر اضطراه الیه او قلة
مراقبة وضبط للسانه وتهور فی کلامه فحکم هذا الوجه حکم الوجه الاول القتل اذ لا یعذر احد فی الکفر
بالجهالة ولا بدعوی زلل اللسان اذا کان عقله فی اصل فطرته سلیما الا من اکره وقلبه مطمئن بالایمان
کذا فی الجلپی وفی الاشباه عبادة الصنم کفر ولا اعتبار بما فی قلبه وکذا لو سخر بقوله صلی
اللہ علیه وسلم او کشف عنده عورته وفیه ایضا ویکفر اذا شک فی صدق النبی صلی اللہ علیه و
سلم او سبه او تنقصه او صغره فی الحموی ولو قال ذلک الرجل قال کذا یعنی النبی صلی اللہ علیه
وسلم یکفر هذا واللہ اعلم وعلمه اتم واحکم ❁ حرره العبد العاصی محمد نقی علی عفی عنه

مولوی محمد نقی علی خان

سید کلب علی بریلوی عفی عنه

سید کلب علی ١٢٨٣

مولوی محمد اسمعیل خان ولایتی

سوال

اگر کسی شخص مشرک یا نصرانی نے کوئی کتاب کسی علم مین جو مفید عام ہو بنائی اور اوسمین کسی مقام
پر کلمات شرک یا اہانت جناب رسالت مآب صلعم لکھدیا بعد ازان اوس کتاب کی نقل کوئی مومن
اس نیت سے لکھے کہ اوسکے مسائل مفید عام سے ہر شخص مستفید ہو اور جو کلمات شرک و یا اہانت
کے اوسنے لکھے ہین اوسپر سب مسلمان مطلع ہو کر قدرت تردید حاصل کرین تو اوس شخص ناقل
یا مترجم کے نسبت شرعًا کیا حکم ہے جواب اس مسئلہ جزئی کا مفصل بسند کتاب تحریر فرمائیے

الجواب

اسمین شک نہین کہ کلمات توہین نسبت جناب ختمی مآب علیه وآله واصحابه افضل الصلوة کے
زبان پر جاری کرنا بلا قصد اور اعتقاد اہانت اور ازدراء کے کفر ہے لکن ایسے کلمات خبیثه کا متکلم

کو مستحق گردن مارنے کا کر دیتا ہے ہر چند کہ جملہ اعمال اور افعال حسنہ خواہ قبیحہ مین نیت اور قصد اور عقائد
کو دخل ہو مگر خاص یہ مسئلہ تو ہین کہ آئمین بموجب روایۃ مفصلہ کے تنہا تعبیر اور تکلم ہی ان کلمات خبیثہ
کا متکلم کو مہدور الدم اور مباح القتل کر دیتا ہے قال القاضی ابو الفضل رضی اللہ تعالی عنہ تقدم الکلام فی
قتل القاصد سبہ و ازرارہ و غمضہ بای وجہ کان ممکن او محال فہذا وجہ بین لا اشکال فیہ الوجہ الثانی
لاحق بہ فی البیان والجلاء وہو ان یکون القائل لما قال فی جنبہ علیہ السلام غیر قاصد للسب والازراء
ولا معتقد لہ ولکنہ تکلم فی جہتہ بکلمۃ الکفر من لعنہ او سبہ او تکذیبہ او اضافۃ ما لا یجوز علیہ او نفی ما یجب
لہ مما ہو فی حقہ نقیصۃ مثل ان ینسب الیہ اتیان کبیرۃ او مداہنۃ فی تبلیغ الرسالۃ او فی حکم بین الناس او
بعض من مرتبتہ او شرف نسبہ او وفور علمہ او زہدہ او تکذیب بما اشتہر من امور اخبر بہا صلی اللہ
علیہ وسلم وتواتر الخبر بہا عنہ عن غیر قصد او خبرہ علیہ السلام او یاتی بسفہ من القول وقبیح من الکلام
ونوع من السب فی جہتہ وان ظہر بدلیل حالہ انہ لم یعتمد ذمہ ولم یقصد سبہ اما لجہالۃ حملتہ علی ما قالہ
او لضجر او سکر اضطرہ الیہ او قلۃ مراقبۃ وضبط للسانہ و عجرفۃ وتہور فی کلامہ فحکم ہذا الوجہ الاول القتل
دون تلعثم اذ لا یعذر احد فی الکفر بالجہالۃ ولا بدعوی زلل اللسان ولا بشیء مما ذکرناہ اذا کان عقلہ
فی فطرتہ سلیما الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان انتہی شفاء قاضی عیاض۔ پس ناقل اور مترجم
ان تقبیحات دینیہ کا اگر با وجود قدرت ترجمہ اور نقل کے قوۃ اور استعداد ردکرنی ایسے براہین واضحہ
کی بھی رکھتا ہو تو اوسکو بر تقدیر تحریر ترجمہ کے فرض عین ہوگا کہ اوس ترجمہ کے ذیل مین اوسکا
رد دندان شکن بھی ضرور ہی لکھے ورنہ ایسے عذرات یا وہ مندرجہ استفتا سے اخبار اور حکایت و اشاعت مین
کہ ہرگز موافق و مخالف کی نظر اوٹھا ہو کسیطرح ہر معذور اور معفو نہین ہو سکتا ہی اور اگر ایسا شخص ہے کہ بقدر قدرت و قیمت اوس زبان کے جسمین
وہ اصل لکھی ہے صرف ترجمہ ہی کی قدرت رکھتا ہو اور بی بضاعتی کے سبب اوسکے جواب لکھنے مین عاجز ہو تو اوس شخص کو محض اونہین
ایک دو شخص کے حضور مین بیان ان تراجم کا فقط و قدر درست اور جائز ہوگا جو کہ اسکا رد لکھ سکتے ہون اور بحیثیت ناواقفی کے اونکا یا
اس کتاب کے احد مطالب مین قاصر ہون اشاعت اور اخبار ان تراجم کا بطور تاریخ کی بلا مزاحمت اور اظہار اپنی نفرت اور انکار
کی نشانی رضا کی ہے کسیطرح مانع اوسکی خروج کی دائرہ ایمان اور حیطۂ اسلام سے اور دخول دائرہ کفر مین نہین
ہو سکتی لیکن یہی حکم ایسے شخص کا بظاہر حال اوسکے ہے والغیب عند اللہ + وانا العبد الممتحن احمد حسن عفی عنہ

المجیب مصیب محمد احسن الصدیقی حنفی

خاتمۃ الطبع

سپاس بیحد قیاس اوس کریم کارساز کو زیبا ہے کہ جسنے وجود افلاک کو انوار ثوابت و سیارہ سے پر نور فرمایا اور گلزار جہان کو گلہائے انواع و اقسام سے معمور فرمایا عرش و کرسی کو اپنی قدرت کاملہ سے ہویدا کیا اور ملائکہ کو واسطے تسبیح و تہلیل کے پیدا کیا انبیای مرسل کو ہدایت خلائق کا حکم فرمایا اور گلشن فردوس کو آرامگاہ اہل ایمان بنایا جہنم کو مسکن ملحدین قرار دیا اور عزازیل کو بعدول حکم راندۂ درگاہ کیا اور واسطے جزای اعمال کے روز حشر موعود ہی منکر اوسکا ملحد و مردود ہی اور درود و سلام اوس سرور کائنات مفخر موجودات سلطان المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین محبوب رب العالمین محمد مصطفے احمد مجتبے صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کو سزاوار ہے جسکا عالم طفولیت میں بحکم مالک تقدیر ملائکہ نے شق صدر کیا اور نور معرفت بھر دیا اور خلعت رسالت سے سرفراز ہو کر شب معراج کو بر مرکب براق ہفت افلاک کو ایک آن میں طی فرمایا پھر صدرۃ المنتہے سے بسواری رفرف عرش و کرسی پر پہونچکر قرب قاب قوسین او ادنی کا رتبہ پایا اور باغ عالم کو خس و خاشاک کفر و زندقہ سے صاف فرمایا اور قوم الحاد کو بیخ و بن سے گرایا **اما بعد مقیر حقیر سید شمس الدین المعروف بہ شیخ احمد میسوری متخلص** بہ بلیغ حضرت ارباب ایمان و اصحاب ایقان کی خدمات بابرکات میں ملتمس ہی کہ اندنون ہند میں جب دل الحاد باز ہوا اور طبع اوس پرچہ الحاد صحیفہ سے کاغذ کا رو سیاہ ہونا آغاز ہوا جسنے عوام ناواقف کو سبز باغ دکھایا اور دام تزویر میں پھنسایا اوسوقت جناب فضیلت مآب کمالات انتساب حاجی حرمین شریفین زائر روضۂ رسول الثقلین محرم اسرار خفی و جلی گل گلزار زہرا و علی رض زبدۂ خاندان مرتضوی خلاصۂ دودمان مصطفوی سیدنا و مولانا **سید امداد العلی** صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر کانپور کی ہمت ہاشمی و حمیت دین اسلام جوش میں آئی فوراً ایک رسالہ **امداد الآفاق** برجم اہل النفاق بجواب پرچۂ تہذیب الاخلاق کہ در حقیقت پرچۂ مذکور تہذیب اخلاق اسلام دور ہی بلکہ بمصداق برعکس نام زنگی کافور ہی واسطے حفاظت دین مسلمان بھائیون کے تصنیف فرما کر واسطے تقسیم کرنے مسلمان بھائیون کے بلا قیمت مطبع نظامی **محمد عبد الرحمن خان** صاحب مین مع تقسیماسی و جوابات علمای فریقین کے باہتمام تمام و صحت مالا کلام چھپوایا الحمد للہ کہ ماہ رجب سنہ ۱۳۰۹ ہجری مین بحسن و خوبی انجام ہوا جواب مسکت تہذیب الاخلاق کا تمام ہوا اللہ تعالے اسکے پڑہنے والون کو کفر و شرک و الحاد سے بچائے اور توفیق اعمال صالح عطا فرمائے مصرعہ

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد بہ بالنون والصاد

قطعہ تاریخ تصنیف وطبع

چو امدادِ آفاق از فضل یزدان بلیغ ایں چنیں گفت تاریخ ہجرے	۱۳۱۰ ہجری	کہ تصنیف وطبعش خوشا نقش بستہ سرِ ملحدین زمانہ شکستہ

صحت نامہ کتاب مستطاب امداد الآفاق برجم اہل النفاق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۲	+	کے	۱۴	۱۲	قدمہ	قدیمہ	۲۵	۳	تو	وہی
۵	۴	+	[illegible]	۱۶	۳	باحسن	یاحسن	″	۸	+	نہین
″	۵	+		۱۷	۱۴	فرار	قرار	″	۱۰	جیسے	عیسےٰ
۶	۶	عذر	غدر	۱۹	۱۴	ہین	نہین	″	۲۱	آئمہ	ائمۃ
″	۲۱	نہابت	نہایت	۲۰	۶	کیا	کیاکوئی	۲۷	۲	جھوٹ	جھوٹ
۷	۱۷	سے	یسے	″	۱۹	ابنائمنا	ابنائنا	″	۳۰	ابی یلیسب	ابی منیب
۸	۱۱	لاتتخذوا	لاتتخذوا	۲۱	۱۰	جھوٹی	جھوٹی	۲۸	۸	متصل	متصل
۹	۶	انگرزیی	انگریزی ہی	۲۲	۴	باعث	بدعت	۳۱	۲۱	غلبت	غُلبتِ
″	۱۷	اولیاء	اولیائے	″	۶	ہذالقول	ہذالقولا	۳۲	۱۴	بنایا	بُنا
″	۲۳	مدرسۃ العلوم	کتاب مدرسۃ العلوم	″	۹	لوربات	لوریات	۲۳	۱۱	فقیہ	ففیہ
۱۰	۴	+	الخ	″	۱۵	الصبحتہ	الصحبتہ	۳۴	۱	سماء	اسماء
۱۱	۹	مہدب	مہذب	۲۳	۱۱	اوسکے	اونکے	۳۶	۱	بینا	بینتا
″	۱۴	قصے	قصوں	″	۱۶	لیکن	لیکن اکثر	″	۳	+	[illegible]
″	۲۲	+	ہم	۲۴	۳	الدینا	المدینی	″	۴	سی	پیدا ہوئے
۱۲	۱	قریب	قریب	″	۱۳	+	حدیث سفیعن	″	۱۲	+	لو
۱۴	۷	+	اور غیر مذہبی	″	۲۳	مصل	متصل	″	۱۳	+	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۷	۱۱	بجلبسے	بجیسے
″	۱۷	بہ	یہ
۳۸	۶	+	مجرد
۴۰	۱۱	لی	کی
″	۱۳	+	یہ بات
″	۱۴	کے	سے
۴۳	۴	بتیہم	بینہم
″	۸	+	چہ
″	″	درجحان	ورُجحان
″	۲۳	خاضر	حاضر
″	″	غاضر	حاضر
۴۴	۸	نخو	نحو
″	۱۲	غیا	غبار
۴۵	۴	وین	دین
″	۱۰	لے	لیے
″	۲۲	بقتل	یقتل
″	″	متغمدا	متعمّدًا
″	۲۳	کبا	کیا
۴۶	۲	نادا	نادًّا
″	۳	فاولئک	فاولٰئک
″	۴	بغائبین	بغائبین
″	۵	کلما	کلّما

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶	۲۲	+	سا
۴۸	۱۴	+	تو
″	۲۲	اری	آرہے
۴۹	۵	انا	آنا
۵۰	۵	+	پر
″	۷	بھ	بھی
″	۸	+	کھانا
″	۲۱	+	کہ
۵۱	۱۵	ہنور	ہنوز
۵۲	۱۸	ملحدانہ ہو	ملحدانہ ہی ہو
″	۲۳	بعنی	یعنی
۵۳	۵	دیا جائیگا	دی جائیگی
″	۱۴	+	سینے
۵۴	۴	پہلے	سے پہلے
″	۱۵	مباحث	مباحث بھی
۵۷	۲	+	میں
۵۸	۷	+	عادت
۵۹	۴	کرتا	رکھتا
″	۱۸	القاس	القیاس
۶۱	۱	+	ٹا
″	۱۰	+	من الجنۃ والناس
″	۲۰	+	خود

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۲	۹	نیچرہ	نیچریہ
″	۱۴	پیش و پس	پس و پیش
″	۱۸	بعشث	بعثت
۶۳	۲	خسر	خیر
″	۱۱	+	مشہور
″	۱۵	+	دین
″	۱۹	بہ لطف	بلطف اللہ
″	۲۳	فقیر	نقیر
۶۴	۳	+	شان میں
″	۱۷	اطیعو	اطیعوا
۶۷	۱۱	+	اما
۶۸	۲۳	چہار شنبہ	چہارشنبہ
۶۹	۵	تحصیل	اور محل تحصیل
۷۰	۱	یاذوالجلام	یاذو الجلال
۷۱	۲۱	کرنا	کرتا
۷۲	۴	وہ	وہ احادیث
″	۶	امت	امت کی
″	۸	شہداد	شہدآء
″	۳۰	بلکہ	بلکہ یہ
″	۲۲	لفظ	فقط
۷۳	۲	من یتبع	و یتبع
″	۷	احتلاف	اختلاف
″	۱۳	ومن یتبع	و یتبع
″	۱۴	نصلہ	نصلیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۴	۳	نبض	بنص
؍	۵	اولئک	اولئک
؍	؍	اشترو	اشتروا
؍	۸	عغا	عفا
؍	۱۰	+	محمد جان
۷۵	۱۲	نہین	نہین ہوکر
؍	۱۸	قومی	فائدہ قومی
۷۶	۹	+	تم
؍	۱۳	مونث	مونث حسب حصانہ
؍	۱۹	خبیر	غبیر
۷۷	۵	انہون	اونہون
؍	۱۸	بترجمہ	ترجمہ
؍	؍	قبول	قول
؍	۲۳	حمانیہ	حمایۃ
؍	؍	نصربۃ	نصرتہ
۷۸	۱	وقفنا	وقفنا
؍	۸	سریدیۃ	سریتہ
۷۹	۷	شاقوا	شاقوا
؍	۲۱	ایفاسی	الفاسی
؍	۱۹	لبصیر	یصیر
۸۰	۳	والتصغر	والتصغیر
؍	۵	اور	اواضافۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۳	۱۳	ولاتی	ولایتی

صفحہ سطر غلط صحیح

تمام شد صحت نامہ کتاب

مستطاب امداد الآفاق برجم اہل النفاق

قطعۂ تاریخ طبع رسالۂ امداد الآفاق از

شاعر نامی شیخ بدہے متخلص بکیوان بلگرامی

طبع شد این رسالۂ نامی — ظلمت طبع گمرہان رابدر

ہاتفم گفت از پئے تاریخ — کن رقم نسخۂ گرامی قدر

سنہ ۱۲۹۰ ہجری

وجہ ختم بر خاتمہ

واسطے سند اثبات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی واقع کانپور کی ہی مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے

محمد رحمن خان حنفی ۱۲۷۳

محمد عبد الرحمن خان